

أقسام الصلوة ليد شريف

3168/1

حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ

فيل محمدانا

ناشر

إمامنا عظيمنا

3168/1

اقسم الصلوة ليد شكري

حَقَّ عَلَى الصَّلَاةِ

عزيم احمد انا

ناشر

مركز مجلس امام اعظم لاہور

سلسلہ مطبوعات مرکزی مجلس امام اعظم رحمت اللہ علیہ لاہور کینٹ ۹

بانی مجلس — علامہ محمد عبد الحکیم خان اختر شاہ جہان پوری

نام کتاب — حَى عَلَى الصَّلَاةِ

مترجم — جناب خلیل احمد رانا صاحب

صفحات — ۸۰

68803

~~68803~~

کتابت — ابو نعیم

پروف ریڈنگ — اسد نظامی

سائز — ۱۸ x ۲۳

مطبع — سادات ایچی پرنٹنگ سرورس انجینئرنگ لاہور کینٹ لاہور ۲۰۰۹۶

تعداد — ایک ہزار (۱۰۰۰)

اشاعت بار اول — جمادی الاول ۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۷ء جنوری

دوم — جمادی الاول ۱۴۰۸ھ / ۱۹۸۸ء جنوری

ہدیہ — دعائے خیر بحق معاونین و اراکین

(بیرون جات کیلئے ۳ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیجا کر طلب کریں)

ملنے کے پتے

۱۔ مدینہ جنرل سٹورم $\frac{E 111}{A}$ پیر کالونی مین والٹن روڈ لاہور ۱۲

۲۔ پرویز الیکٹرک سٹور چوک موضع کورے مین والٹن روڈ لاہور کینٹ ۱۳

۳۔ شفا بار کلینک چوک موضع کورے مین والٹن روڈ لاہور کینٹ ۱۳

کو دیکھتے چپ چاپ اپنے محبوب کی یاد میں محو ہیں، غرض قیام و قعود، رکوع و سجود، سکون و تحرک جس حال میں جو چیز جہاں نظر آتی ہے اپنے رب کی تسبیح و ثنا میں مصروف و مشغول ہے۔

چونکہ انسان ان تمام افراد کائنات کی حقیقتوں کا جامع ہے۔ اس لیے ضروری تھا کہ اس کی عبادت عالم کے ہر فرد کا مجموعہ ہو۔ لہذا معبود حقیقی نے بہ تقاضائے حکمت افراد کائنات کی عبادتوں کے مختلف اور متعدد طریقے انسان کی عبادت میں شامل کر دیئے۔ قیام و قعود، رکوع و سجود ان تمام چیزوں کی عبادتوں کا عطر ہیں، جو ان حالتوں میں رب کریم کی عبادت کرتے ہیں۔ نماز میں سکون بھی ہے اور حرکت بھی، قیام سے رکوع اور رکوع سے سجود کی طرف منتقل ہونا حرکت ہے اور صف بستہ کھڑے ہو کر **دَقُّوْا لِلّٰہِ قَائِمَتَیْنِ** کا حکم بجالانا سکون ہے۔ اس بیان پر غور کرنے سے اچھی طرح واضح ہو جائے گا کہ ہماری نماز ایسی عبادت ہے جو فطرت انسانی کے عین مطابق اور اُس کی حقیقت کی شان کے لائق ہے۔

دوسرے مذاہب نے بھی رب کریم کی بارگاہ میں حاضری اور اُس کی عبادت کے طریقے بتائے ہیں۔ لیکن ان تمام میں نماز کی سی جامعیت ہے نہ مقتضائے فطرت کی رعایت۔ جب یہ نہیں تو ان معنوی و روحانی خوبیوں کا کیا ذکر جو اسلامی نماز کی روح و رواں ہے۔

جس طرح پیغمبر اسلام ہادی برحق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمیع انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے تمام کمالات علیہ وعلیہم بلکہ ساری

مخلوقات کی ہر خوبی کے جامع و حامل ہیں۔ اسی طرح آپ کا دین مقدس دین اسلام تمام ادیانِ عالم کی خوبیوں اور محامد و مکالم و فضائل و کمالات کا عطر و خلاصہ ہے۔ بالکل اسی طرح سید عالم نورِ محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم فرمائی ہوئی نماز تمام مذاہب کی عبادتوں اور نمازوں کا بہترین لب لباب ہے۔

اہل بصیرت حضرات سے یہ امر مخفی نہیں کہ بعض اہل مذاہب کی نماز صرف سجدہ تھا، بعض کی نمازوں میں صرف رکوع تھا، بعض اہل مذاہب کی نماز محض قیام پر منحصر تھی، بعض جہلا چند بے معنی حرکتوں کے مجموعے کو عبادت سمجھتے تھے۔ ہمارے دین میں ان تمام عبادات کی ناقص اور منفرد صورتوں کو بہترین اور فطری اصول کی ترتیب کے ساتھ مرتب کر کے اس حقیقت کا اعلان کر دیا کہ جس اہل مذہب کو اپنی مذہبی عبادت کی محبوب صورت کی تلاش ہو، وہ اسلامی عبادت (نماز) کو قبول کرے۔ اس دولت کو پا کر وہ اپنے سرمایہ عبادت میں کسی قسم کی کمی محسوس نہ کرے گا۔ بلکہ جو کچھ اس نے وہاں چھوڑا ہے اس سے بہت زیادہ پائے گا۔

گویا انسان کے لیے اسلام کے سوا اب کوئی دین قابلِ عمل رہا ہی نہیں۔ اس لئے تمام ادیانِ عالم کے انوار و حقائق اسلام میں اس طرح مدغم ہو گئے جس طرح بحرِ زخار میں شبنم کے چند قطرے۔

نماز ہر دن رات میں پانچ مرتبہ خدا کی عبادت کا وہ خاص طریقہ — جسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کر کے سکھایا، نماز کہلاتا ہے۔ تو گویا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اداؤں کا نام طریقہ نماز ہے۔ بلکہ یوں کہیے کہ طریقہ نماز

بھی لفظ "احمد" صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل ہے۔ دیکھئے قیام اسے اور رکوع
 ح (عاد) ہے، سجدہ مر (میم) ہے اور قعدہ د (دال) ہے۔
 اعمال صالحہ میں نماز سب سے افضل و مقدم ہے۔ اکثر مسلمان نماز
 پڑھتے ہیں مگر نماز کی خوبیوں سے پوری طرح واقف نہیں، حدیث شریف
 میں ہے :-

”اسلام کی بنیاد پانچ چیزیں ہیں، کلمہ شہادت و اس بات کی گواہی دینا کہ
 اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور
 رسول ہیں، اور نماز اور ادا زکوٰۃ اور حج اور رمضان کے روزے“
 (متفق علیہ)

اگر غور سے دیکھا جائے تو نماز ان پانچوں کا مجموعہ ہے، ہر نمازی تشہد میں
 اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبدیت و رسالت کی گواہی دیتا
 ہے۔ معلوم ہوا کہ نماز میں اسلام کی پہلی بنیاد یعنی کلمہ شہادت موجود ہے۔
 اسی طرح نماز میں زکوٰۃ کی جھلک بھی پائی جاتی ہے اور وہ اس طرح کہ نمازی
 جو کپڑا ستر عورت اور جسم ڈھانکنے کے لیے نماز پڑھنے کی نیت سے خرید کر پہنتا
 ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اسی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہے۔ یہ لباس
 جو شرعاً مال ہے اس کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں صرف کرنا بمنزلہ زکوٰۃ ہے اور وہ
 نمازی جتنی دیر تک نماز میں مشغول رہیگا، کھانے پینے اور ہر قسم کی حوائج بشریہ کے
 پورا کرنے سے بھی باز رہے گا۔ عبادت کی نیت سے نمازی کا ان چیزوں سے باز
 رہنا بمنزلہ روزہ ہے۔ پھر سمت کعبہ کی طرف متوجہ ہو کر کھڑا ہونا اور بیٹھنا، رکوع

اور سجدہ کرنا بمنزلہ حج کے ہے۔

نماز ہر سمجھ بوجھ والے مسلمان بالغ مرد اور عورت پر فرض ہے۔ جب لڑکا، لڑکی کی عمر سات سال ہو جائے تو نماز پڑھنا سکھایا جائے اور جب دس برس کے ہو جائیں تو مار کر پڑھانی چاہیے کیونکہ تر شاخ کو جدھر پھیریں پھر جاتی ہے اور جب خشک ہو جائے تو یہ حالت نہیں رہتی۔

اسلام میں عینی نماز کی تاکید ہے کسی عبادت کی نہیں۔ اس کے فضائل بہت ہیں اور اس کے چھوڑنے والوں کے لیے بڑے بڑے دردناک عذاب مقرر ہیں۔ اس میں ایک ایسی بات ہے جو کسی عبادت میں نہیں جس کو اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:

إِنَّ الْمَلَأَةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ (القرآن)

یعنی نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔

لیکن بعض لوگوں کو یہاں تردد لاحق ہوتا ہے کہ اگر نماز واقعی برائیوں سے روکتی ہے، تو نماز پڑھنے کے باوجود مسلمانوں سے منکرات کا صدور کیسے ہو جاتا ہے؟ نماز کا مقصد یہ ہے کہ نمازی کو برائیوں سے باز رکھے۔ کیونکہ نماز ایک ایسی چیز ہے، جس میں انسان خدا کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنی بندگی کا اعتراف اور خدا کی معبودیت اور اس کی اطاعت کا عہد اور اقرار کرتا ہے۔ اس عہد و اقرار کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اس پر قائم رہے۔ ظاہر ہے کہ جب وہ اس قول و قرار اور عہد و پیمان پر قائم نہیں رہتا اور برائیوں کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ نماز کا تقاضا بدل گیا۔ کیونکہ اگر نمازی، نماز کا

تقاضا پورا نہ کرے تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔ اسکی نماز اسے زبانِ حال سے روک رہی ہے کہ تو نے معصیت اور برائی سے باز رہنے کا جو عہد و پیمان کیا تھا اس کی خلاف ورزی نہ کر۔ لیکن اس کے باوجود اکثر لوگ ایسے ہیں جو نماز پڑھنے کے باوجود نماز کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتے۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے، کہ انسانیت کا تقاضا رحم دلی اور حسن خلق اور لوگوں کے ساتھ مہربانی کرنا ہے۔ اب جو لوگ انسان ہونے کے باوجود سنگدلی، بے رحمی اور درندگی کا مظاہرہ کرتے ہیں، اور انسانیت کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتے، انسانیت انہیں وحشیت و بربریت سے روکتی ہے، مگر وہ روکے نہیں رکتے۔ صرف نماز ہی فواحش و منکرات سے نہیں روکتی بلکہ اللہ تعالیٰ خود بھی روکتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ
وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ .

خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ "تو معلوم ہوا کہ نماز بھی فواحش و منکرات سے روکتی ہے اور اللہ تعالیٰ بھی بے حیالی اور بُرے کاموں سے روکتا ہے۔ لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ کے منع کرنے کے باوجود نہیں رکتے وہ نماز کے روکنے سے کہاں رُک سکتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ بُرائی سے رُکنے کا تقاضا اور ہے اور بُرائی سے رُکنا یہ علیحدہ بات ہے، ان دونوں میں کوئی تعارض نہیں۔

اس کے دوسرے معنی یہ ہوتے کہ نماز روحانی امراض کی ایک دوا ہے۔ جس طرح جسمانی دواؤں میں بعض امراض کو روکنے اور دور کرنے کی خاصیتیں ہوتی ہیں، اسی طرح نماز میں بھی فواحش اور منکرات سے روکنے اور انہیں دور کرنے

کی خاصیت پائی جاتی ہے۔ لیکن اس قسم کی خاصیتوں کے ظاہر ہونے کی پہلی شرط یہ ہے کہ جس دوا کو ہم نے جو فائدہ حاصل کرنے کیلئے استعمال کیا ہے اس کے بعد ہم کوئی ایسی چیز استعمال نہ کریں جو اس فائدہ کو ضائع کر دے۔ اگر اس کے خلاف کیا گیا تو دوا کی خاصیت کبھی ظاہر نہ ہوگی اور اس دوا سے مطلوبہ فائدہ حاصل نہ ہوگا، بلکہ مضر چیزوں کا نقصان مفید دواؤں کی خاصیتوں اور فوائد پر غالب آ جائے گا۔ بالکل اسی طرح ایک شخص نماز پڑھنے کے بعد جھوٹ بولتا ہے یا کسی کی غیبت کرتا ہے یا اس سے معصیت صادر ہوتی ہے تو یقیناً وہ نماز کے اصل فوائد اور اس کی خاصیت سے محروم رہے گا۔ اس شخص کی محرومی کی وجہ یہ نہیں کہ نماز میں وہ فائدہ نہیں پایا جاتا، بلکہ اس کا سبب صرف یہ ہے کہ نمازی نے نماز کے بعد ایک ایسے فعل کا ارتکاب کیا جس کی مضرت نے نماز کی منفعتوں سے اسے محروم کر دیا۔ علاوہ ازیں اس بات کا انکار تو کوئی نہیں کر سکتا کہ نمازی جتنی دیر نماز میں مشغول رہتا ہے، اتنی دیر تک تو بر حال اس کی نماز اسے فواہش اور منکرات سے روکتی ہے۔ اب اگر وہ نماز صحیح معنوں میں ادا کی ہے اور اس پر ہمیشگی اختیار کی تو نماز پڑھنے کے بعد بھی برائیوں سے محفوظ رہے گا تو جو لوگ صحیح معنوں میں نماز ادا نہیں کرتے اور اس پر ہمیشگی اختیار نہیں کرتے تو اگر وہ ہمیشہ کے لئے برائی سے محفوظ نہیں رہ سکتے تو کم از کم نماز پڑھنے کے دوران تو یقیناً برائیوں اور فواہش سے محفوظ رہتے ہیں اور ان کے حسب حال نماز کا برائیوں اور بُرے کاموں سے رکنا ان کے حق میں بلا تامل پایا جاتا ہے۔ صحیح معنی میں نماز پڑھنے کا مفہوم یہ ہے کہ انسان صرف جسم اور جسمانی اعضاء اور زبان ہی سے ادا نہ کرے بلکہ اپنے دل

میں خدا کی یاد، اس کا خوف اور اس کے لیے عاجزی کی کیفیت پیدا کر کے نماز کی
 منفعت اور اسکی روح کو حاصل کرے تو یقیناً اس کی نماز اسے فواحش و منکرات
 سے روک دے گی۔ اس سے برائی کا ارتکاب نہیں ہو سکیگا۔ اور اللہ تعالیٰ
 کے مقربین، مخلصین اور صالحین کی نمازیں اسی نوعیت کی ہوتی ہیں کہ وہ اللہ اکبر
 کہنے کے بعد حقیقتاً اس بات کو محسوس کرتے ہیں کہ وہ خدا کے دربار میں حاضر ہیں،
 وہ خدا کے روبرو کھڑے ہیں، خدا ان کے سامنے موجود ہے۔ ان کا دل خدا کی
 یاد میں مشغول اور ان کی روح بارگاہِ خداوندی میں حاضری کی لذتوں سے مسرور ہوتی
 ہے۔ خشوع اور خضوع کی کیفیات سے ان کا دل و دماغ متاثر ہوتا ہے۔ ”قَدْ
 أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ“ کا مصداق ہوتے
 ہیں، اور اس قسم کی نماز پر وہ ہمیشگی اختیار کرتے ہیں تو ”إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى
 عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ“ کے مطابق وہ فواحش و منکرات سے محفوظ رہتے ہیں۔

بشکریہ - ماہنامہ ”قائد“ ملتان

جولائی ۱۹۴۹ء

ماہنامہ ”السعيد“ ملتان

اپریل ۱۹۶۵ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحمت والا،
 مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

صفتِ محفل | اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاسْمَائِهِ وَ
 میں ایمان لایا اللہ پر اس کے ناموں کے حوالے سے اور

صِفَاتِهِ وَقَبِلْتُ جَمِيعَ اَحْكَامِهِ اِقْرَارًا بِاللِّسَانِ
 اسکی صفوں کے حوالے سے اور قبول کئے اس کے تمام احکام اقرار کیا زبان سے

وَتَصَدِيقًا بِالْقَلْبِ
 اور سچا جانا دل سے

صفتِ مفصل | اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ
 میں ایمان لایا اللہ پر اور فرشتوں پر اور اسکی کتابوں پر

وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَ
 اور رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اچھی تقدیر پر اور

شَرِّهِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

بُری پر کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد اٹھنے پر

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ

نہیں کوئی معبود سوا خدا کے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

أَوَّلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

رَسُولُ اللَّهِ

خدا کے رسول ہیں۔

دوم کلمہ شہادت | أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوا

وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

خدا کے اور وہ ایک ہے، کوئی اس کا شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ

عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

علیہ وسلم خدا کے بندے اور رسول ہیں۔

سوم کلمہ تمجید | سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا

پاک ہے اللہ اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے اور کوئی

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

معبود نہیں سوا خدا کے اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہیں طاقت والا

إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

سوا اللہ کے وہی عالیشان و عظمت والا ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

چہارم کلمہ توحید | کوئی معبود نہیں سوا خدا کے اور وہ ایک ہے اسکا کوئی شریک

لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ

نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریف وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے

حَيٌّ لَا يَمُوتُ أَبَدًا أَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ ہے جسکو موت نہیں، عظیم عظمت و بزرگی والا ہے۔

بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اسی کے ہاتھ میں خیر و برکت اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

أَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّي مِنْ

پانچواں کلمہ استغفار | میں معافی چاہتا ہوں اپنے رب سے

كُلِّ ذَنْبٍ أذْنَبْتُهُ عَمْدًا أَوْ خَطَاءً سِرًّا أَوْ

ہر گناہ کی جو میں نے جان بوجھ کر یا بھول کر پوشیدہ یا

عَلَانِيَةً وَأَتُوبُ إِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِي

کھلم کھلا کیا اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں اس گناہ سے جو مجھے

أَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِي لَا أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ
معلوم ہے اور اس گناہ سے جو مجھے معلوم نہیں ہے بے شک غیب کی

الْغُيُوبِ وَسِتَّارِ الْعُيُوبِ وَغَفَّارِ الذُّنُوبِ

باتیں تجھے ہی معلوم ہیں اور تو عیبوں کا چھپانے والا ہے اور گناہوں کا بخشنے والا

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ

اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو

الْعَظِيمِ

عالی شان اور عظمت والا ہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ
چھا کر زود کفر

الہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ کسی چیز کو

أَشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَأَنَا أَعْلَمُ بِهِ وَأَسْتَغْفِرُكَ

تیرا شریک بناؤں اور مجھے اس کا علم ہو اور معافی مانگتا ہوں تجھ سے اس

لِمَا لَا أَعْلَمُ بِهِ تَبَّتْ عَنْهُ وَتَبَّرَاتُ مِنْ

پر جس کا مجھے علم نہیں میں نے اس سے توبہ کی اور بیزار ہوا کفر

الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكَذِبِ وَالْغَيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَ

سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت اور بدعت سے اور

الْمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَامِي

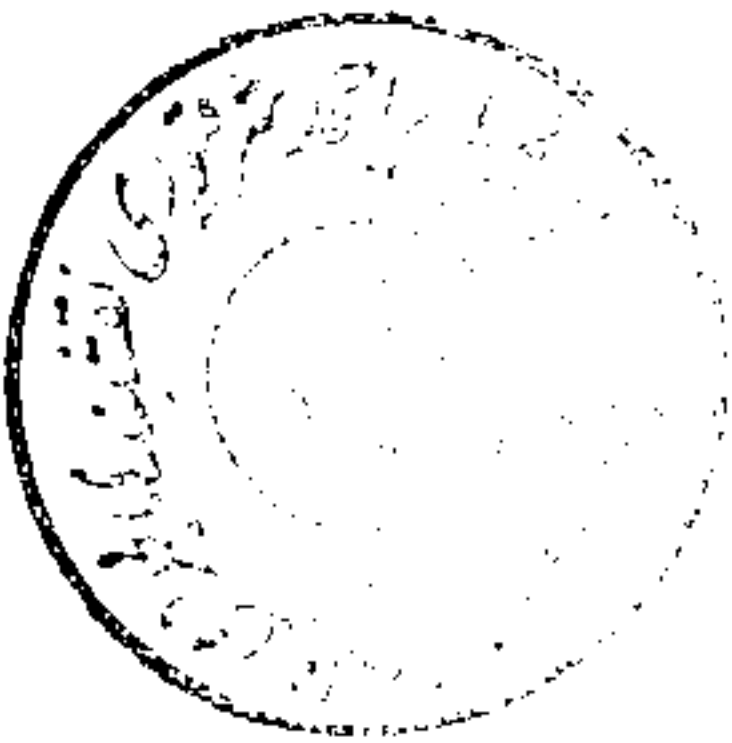
چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں اور تہمت لگانے سے اور باقی ہر قسم کی

کلمہا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ

نافرمانیوں اور میں اسلام لاکر یہی کہتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوا خدا

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ اَللّٰهُ (رسول اللہ علیہ وسلم)

کے محمد اس کے رسول ہیں۔



ترکیب نماز

نمبر شمار	ترتیب افعال	فرض، واجب، سنت کی تفصیل	کیفیت
۱	نیت	فرض	
۲	تکبیر تحریمیہ کہنا	"	
۳	تکبیر تحریمیہ کی وقت دونوں ہاتھ کاٹوں تک اٹھانا	سنت	
۴	ناف کے ذریعے ہاتھ باندھنا	"	عورتوں کو سینے پر ہاتھ باندھنے چاہئیں
۵	سبائح اللہ الخ پڑھنا	"	
۶	اعوذ باللہ الخ پڑھنا	"	
۷	بسم اللہ الخ پڑھنا	"	
۸	قیام (کھڑے ہونا)	فرض	
۹	سورہ فاتحہ کا پڑھنا	واجب	قرآن کریم کی
۱۰	کوئی سورہ سورہ فاتحہ کے بعد پڑھنا	واجب	مطلقاً قراءۃ فرض ہے
۱۱	اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جانا	سنت	
۱۲	رکوع کرنا	فرض	
۱۳	رکوع میں کم از کم تین دفعہ تسبیح کہنا۔	سنت	
۱۴	رکوع میں گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا۔	"	
۱۵	سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر رکوع سے اٹھنا۔	"	

نمبر شمارہ	ترتیب افعال	فرض، واجب، سنت کی تفصیل	کیفیت
۱۶	سیدھا کھڑا ہونا	واجب	
۱۷	سجدے کو جاتے ہوئے اللہ اکبر کہنا	سنت	
۱۸	سجدہ کرنا۔	فرض	
۱۹	سجدے میں کم از کم تین تسبیح پڑھنا	سنت	
۲۰	دو سجدوں کے درمیان ایک تسبیح کے قدر کھہرنا۔	واجب	
۲۱	پہلا قعدہ	واجب	
۲۲	التحیات الخ پڑھنا۔	سنت	
۲۳	دوسرا قعدہ	فرض	
۲۴	اس میں التحیات الخ پڑھنا	واجب	عورتوں کو دونوں
۲۵	دونوں قعدوں میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور		پاؤں ایک طرف
	دائیں پاؤں کو کھڑا رکھنا۔	سنت	نکال کر سرین
۲۶	دُرود شریف پڑھنا۔	"	پر بیٹھنا چاہیے۔
۲۷	دُرود شریف کے بعد دعاؤں کا پڑھنا	"	
۲۸	اپنے ارادے سے نماز ختم کرنا۔	واجب	
۲۹	السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر ختم کرنا۔	"	
۳۰	سلام کے وقت دونوں طرف منہ پھیرنا	سنت	
۳۱	سلام میں فرشتوں اور مقصدیوں کی نیت کرنا	"	

تعریف

فرض : اگر رہ جائے تو نماز نہیں ہوتی۔
 واجب : اگر رہ جائے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔ اور اگر چھوڑ دیا جائے
 تو فرض نماز نہایت نقص کے ساتھ ادا ہو جاتی ہے، لیکن دوبارہ پڑھنا
 واجب ہے۔
 سنت : کے رہ جانے سے نہ تو سجدہ سہو لازم آتا ہے اور نہ نماز فاسد
 ہوتی ہے۔ مگر قصداً چھوڑنا برا ہے۔

استنجا کا بیان

سوال : استنجا کرنے کا کیا طریقہ ہے ؟
 جواب : پاخانہ پیشاب کرنے والے کو چاہیے کہ نرم جگہ تلاش کرے تاکہ
 چھینٹ سے بدن اور کپڑے محفوظ رہیں۔ پیشاب و پاخانہ کے واسطے پردے کی
 جگہ ہو اور جب رفع حاجت کی غرض سے بیٹھے تب کپڑا اٹھائے، قبلہ کی طرف
 منہ نہ کرے نہ پیٹھ۔ اگر ہاتھ میں انگوٹھی ہو جس میں اللہ یا رسول کے نام یا قرآن
 کے کلمات لکھے ہوں تو اس وقت اتار کر رکھ دے۔

۱۲
 اور اگر ایسا نہ کر سکے تو جس جگہ پر یہ کلمات مبارکہ ہوں تو ان کو انگلی کے اندر دلی طرف کر دے جب کہ پردے

میں ہوں ورنہ اتار دے ۱۲

رفع حاجت کی جگہ پہنچنے سے پہلے یہ دُعا پڑھ لے اور بائیں پاؤں پاخانے یا پیشاب خانے میں داخل کرے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَ

الْخَبَائِثِ ۝ ترجمہ : اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں
پلیدی اور شیاطین سے۔

اور جب باہر نکلے تو پہلے وایاں پاؤں نکالے اور باہر آکر یہ دُعا پڑھے،

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى

وَعَاقَبَنِي ۝ ترجمہ : تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے،

اذیت کی چیز مجھ سے دُور کی اور مجھے عاقبت بخشی۔

اگر پیشاب یا پاخانے کے وقت چھینک آئے تو الحمد نہ پڑھے اور نہ کسی دوسرے کی چھینک کا جواب دے۔ نہ کسی کو سلام کرے نہ سلام کا جواب دے نہ کسی قسم کی تسبیح پڑھے نہ اذان کا جواب دے نہ تھوک کھنگھار پھینکے نہ ناک صاف کرے کیونکہ اس سے نسیان و غفلت پیدا ہوتی ہے۔ نہ آسمان کی طرف نظر کرے۔ نہ زیادہ دیر تک بیٹھے۔ نہ بار بار شرمگاہ کی طرف دیکھے۔

سوال : جب پیشاب و پاخانہ سے فراغت حاصل کرے تو پاکی کس طرح کرے ؟

جواب

بہتر و مسنون طریقہ یہ ہے کہ مقام پاخانہ کو کلون (ڈھیلا) سے صاف کئے اسکے بعد بعد دونوں مقام ستر پانی سے دھوئے اس طرح کہ بائیں ہاتھ کی درمیانی اور اس کے بغل کی انگلی سے اچھی طرح دھوئے اور اگر دونوں انگلیوں سے کام نہ چلے تو ان دونوں کے ساتھ چھوٹی انگلی کو بھی ملائے انگوٹھا اور اس کی بغل والی انگلی سے کام نہ لے مگر بوقت مجبوری۔ افضل یہ ہے کہ ڈھیلا اور پانی دونوں چیزوں سے پانی حاصل کرے بلکہ اس زمانہ میں دونوں چیزوں کا استعمال کرنا بہت ضروری ہے۔

سوال: کن کن جگہوں پر پیشاب و پاخانہ کرنا منع ہے؟

جواب: مسجد اور عید گاہ کے آس پاس۔ قبرستان میں۔ پانی کے اندر (جاری ہو یا غیر جاری) راستے میں۔ اُگے ہوئے کھیتوں میں۔ سوراخ میں۔ غسل و وضو کی جگہ میں۔ پھل دار درخت کے نیچے۔ اس درخت کے نیچے جس کے سلیے میں لوگ بیٹھتے ہیں۔ اور سبز گھاس پر۔ نہر یا تالاب کے گھاٹ پر۔

سوال: پیشاب اور پاخانہ کے وقت کیا کیا چیزیں مکروہ ہیں؟

جواب: ننگے سر رہنا، کھڑے ہو کر یا لیٹ کر بغیر کسی عذر کے پیشاب یا پاخانہ کرنا۔ بہت دیر تک بیٹھنا۔ واہنے ہاتھ سے استنجا کرنا۔ بغیر ضرورت پیشاب یا پاخانہ یا شرم گاہ کو دیکھنا۔ قبلہ کی جانب منہ یا پیٹھ کرنا۔ چاند یا سورج کی طرف رخ کرنا۔ آسمان کی جانب نگاہ اٹھا کر دیکھنا۔ واہنے بائیں

بار بار دیکھنا۔ تھوک پھینکنا۔ ناک صاف کرنا۔ نیچے بیٹھ کر اوپر کی طرف دیکھنا۔

وضو کا بیان

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ
وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَجْزَلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے مونہوں کو دھو اور
اپنے ہاتھوں کو بھی کہنیوں تک اور اپنے سروں کا مسح کرو اور پاؤں دھوؤ ٹخنوں تک۔

نماز کے لیے وضو ضروری ہے بغیر وضو کے نماز نہیں ہوتی۔

پہلے پاکی حاصل کرنے اور ثواب پانے کی نیت کرے، اور
وضو کا طریقہ | بسم اللہ پڑھ کر تین بار دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھوئے
پھر تین بار نگلی کرے اور مسواک کرے، پھر تین بار ناک میں پانی چڑھائے اور
ہاتھیں ہاتھ سے ناک صاف کرے، پھر تین بار منہ دھوئے کہ پیشانی کے بالوں
سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونوں کانوں کی نو تک کوئی جگہ خشک نہ
رہے، اگر وارھی ہو تو خلال کرے، پھر تین بار دونوں بازو کہنیوں تک، پہلے
دایاں، پھر بائیں، دھوئے، پھر نئے پانی سے دونوں ہاتھ تر کر کے پورے سر کا
ایک بار مسح کرے، اس طرح کہ پیشانی کے بالوں سے دونوں ہاتھوں کی تین
انگلیاں سوائے شہادت کی انگلی کے "پھیرتا ہوا گدھی تک لیجائے، اور پھر گدھی
سے ہتھیلیاں پھیرتا ہوا واپس لائے، پھر شہادت کی انگلی سے کان کے اندر دنی

حصّہ اور انگوٹھے کے پیٹ سے ان کی بیرونی سطح اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے، پھر تین بار دونوں پاؤں پہلے دایاں پھر بائیں ٹخنوں تک بائیں ہاتھ سے دھوتے اور انگلیوں کا خلال کرے۔ یہ طریقہ جو بیان ہوا اس میں بعض وضو کے فرائض بعض سنتیں اور بعض مستحبات ہیں، جو یہ ہیں:

ان کے بغیر وضو نہیں ہوتا اور یہ چار ہیں:

وضو کے فرائض

(۱) منہ دھونا (۲) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔

(۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

وضو کی سنتیں | پہلے نیت کرنا۔ بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر شروع کرنا۔ دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا۔ کلی کرنا۔ مسواک کرنا۔ ناک میں پانی چڑھنا۔

داڑھی کا خلال کرنا۔ پورے سر کا مسح کرنا۔ کانوں کا مسح کرنا۔ پے پے وضو کرنا تاکہ پہلا عضو سوکھنے نہ پائے۔ ترتیب قائم رکھنا۔ ہر عضو کو تین بار دھونا۔

وضو کے مستحبات | گردن کا مسح کرنا۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے پاک اور اونچی جگہ بیٹھنا۔ پانی بہاتے وقت اعضاء پر ہاتھ پھیرنا۔

بغیر ضرورت دوسرے سے مدد نہ لینا۔ دنیا کی باتیں نہ کرنا۔ بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑا پی لینا۔ وضو کے بعد کلمہ شہادت آسمان کی طرف منہ کر کے پڑھنا اسکے بعد یہ

دعا پڑھنا: **اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التّٰوَابِيْنَ وَاجْعَلْنِي**

مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَاجْعَلْنِي مِنْ عِبَادِكَ

68803 68795

الصَّالِحِينَ

ترجمہ : اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں اور اپنے صالحین بندوں میں سے کر دے۔“

ان سے وضو ٹوٹ جاتا ہے | پاخانہ، پیشاب کے مقام سے کسی چیز کا نکلنا۔ خون پیپ زرد پانی کا نکل

کر بدن پر بہہ جانا۔ منہ بھرتے کرنا۔ سہارا لگا کر یا لیٹ کر سو جانا، نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔ کسی وجہ سے بیہوش ہو جانا۔ دکھتی آنکھ سے پانی کا بہنا۔

دورانِ وضو میں اگر ریح خارج ہو یا کوئی ایسی بات ہو جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو پھر نئے سرے سے

وضو کرے پہلے دُھلے ہوئے اعضا ماب بے دُھلے ہو گئے۔ بغیر وضو کے قرآن پاک کو چھونا جائز نہیں۔ جنبی کو سونے یا کچھ کھانے پینے سے پہلے وضو کرنا سنت ہے۔ خون یا پیپ نکل کر یہے نہیں تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ اگر کسی زخم سے ہر وقت خون یا پیپ بہتی ہو، یا ہر وقت پیشاب کا قطرہ آتا ہو، یا ریح خارج ہوتے ہوں تو ایسا شخص ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے اُس کی نماز ہو جائے گی کیوں کہ وہ معذور ہے جب تک رخت رہے گا یہ وضو باقی رہے گا۔

غسل کا بیان

دَانَ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَهَّرُوا دَادُ اور اگر تمہیں نہلنے کی حاجت ہو تو وہاں
خوب صاف سُتھرے ہو جاؤ۔

غسل کا مسنون طریقہ | پہلے دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھوئے پھر استنجا
کرے اور جس جگہ نجاست وغیرہ ہو اس کو دور کرے
پھر وضو کرے اور وضو کے بعد تین مرتبہ دلہنے مونڈھے پر اور تین مرتبہ بائیں مونڈھے
پر پھر تین مرتبہ سر پر اور سارے بدن پر پانی بہاتے اور نلے اور کسی سے کلام
نہ کرے۔

غسل کے تین فرض ہیں۔ (۱) غرغره کرنا، اس طرح کہ پانی حلق کی جڑ تک بہ
جائے (۲) ناک میں پانی ڈالنا، کہ جہاں تک نرم جگہ ہے دھل جائے (۳) سارے
بدن پر پانی بہانا کہ کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے۔

جن صورتوں میں غسل فرض ہے | (۱) منی کا شہوت سے نکلنا (۲) سوتے
میں احتلام ہونا (۳) مرد کا عورت سے

مباشرت کرنا خواہ منی نکلے یا نہ نکلے۔ (۴) عورت کا حیض سے فارغ ہونا۔
(۵) نفاس ختم ہونا یعنی بچہ پیدا ہونے کے بعد میں آئینوالے خون کا بند ہونا۔

یہ غسل مسنون ہیں | جمعہ کی نماز اور دونوں عیدوں کی نماز کے لیے احرام
باندھتے وقت اور عرفہ کے دن غسل کرنا سنت ہے،

یہ غسل مستحب ہیں | وقوف عرفات و وقوف مزدلفہ حاضری حرم شریف
و حاضری دربار سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم و شب
بہات و شب قدر کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔

کشادہ کر کے پاک مٹی یا کسی ایسی چیز پر جو زمین کی قسم سے ہو ایک بار مار کر سارے منہ کا مسح کرے کہ کوئی جگہ مس کے بغیر نہ رہے۔ پھر اسی طرح ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں کا ناخنوں سے لے کر کہنیوں سمیت مسح کرے کہ کوئی جگہ مس کے بغیر نہ رہے۔

(۱) نیت کرنا۔

تیمم کے تین فرض ہیں (۲) دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر سارے منہ پر پھیرنا۔

(۳) دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت ہاتھ پھیرنا۔

تیمم کی سنتیں | بسم اللہ کہنا۔ ہاتھوں کو زمین پر مارنا۔ انگلیاں کھلی ہوتی رکھنا۔ زیادہ مٹی لگ جانے پر ہاتھوں کو یوں جھاڑنا

کہ ایک ہاتھ سے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا، وارہی اور انگلیوں کا خصلال کرنا۔

ضروری مسائل | انگوٹھی چھتے چوڑیاں وغیرہ پہنی ہوں تو ان کو اتار کر یا ہٹا کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے جو چیز آگ سے

جل کر رکھ نہ ہوتی ہو، نہ پگھلتی ہو، نہ نرم ہوتی ہو وہ زمین کی جنس ہے۔ اس سے تیمم جائز ہے اگرچہ اس پر غبار نہ ہو ایسا کپڑا جس میں غبار ہو کہ ہاتھ مارنے سے غبار اڑتا نظر آئے اس سے تیمم جائز ہے جن چیزوں سے وضو ٹوٹا یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی جاتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ پانی کے میسر آنے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

اذان کا بیان

وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ تَرَاهُمْ يَرْجُؤْنَ أَنَّهُمْ لَمَّا نَادَوْا لَأَسْمِعَنَّكُمْ فَسَمِعَتْهُمْ نَادًا وَمِمَّا دَعَاؤُهُمْ لَأَنتَصِرَنَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

اذان دو۔ (قرآن کریم)

پانچوں وقت کی نماز فرض کے لیے جس میں جموع بھی ہے اذان سنت مؤکدہ ہے۔ اذان وقت پر کہنی چاہیے، اگر وقت سے پہلے کہہ دی تو دوبارہ کہی جائے۔ فرض عین کے علاوہ کسی اور نماز کے لیے اذان نہیں ہے۔ عورتوں کو اذان کہنا مکروہ تحریمی ہے۔ بے وضو کی اذان ہو جائے گی مکرم مکروہ ہوگی۔ اس لیے بہتر یہ ہے کہ بادِ ضو اذان دیجائی۔ مسجد سے باہر بائیں جانب بلند جگہ قبضہ رکھ کر کانون میں انگلیاں ڈال کر اذان اس طرح کہنی چاہیے۔

اللَّهُ أَكْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے

اللَّهُ أَكْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے

اللَّهُ أَكْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے

اللَّهُ أَكْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ

نماز پڑھنے کے لیے آؤ

حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ

نماز پڑھنے کے لیے آؤ

حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ

نجات پانے کے لیے آؤ

حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ

نجات پانے کے لیے آؤ

اللَّهُ أَكْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے

اللَّهُ أَكْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ کہتے وقت دہنی طرف منہ پھیر لینا چاہیے اور حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ

کہتے وقت بائیں طرف منہ پھیر لینا چاہیے۔ اگر فجر کی اذان ہو تو حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ

کے بعد دو مرتبہ صَلَاةٌ خَيْرٌ مِنَ التَّوْبِ

نماز نیند سے بہتر ہے۔

(نماز نیند سے بہتر ہے) کہنا سنت ہے ۔“

اذان کے بعد جماعت کھڑی ہوتے وقت جو تکبیر یا اقامت کہی جاتی
اقامت ہے اس کے الفاظ اذان کے مثل ہیں ، چند باتوں میں فرق ہے ۔ (۱) ،
 حَى عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ :-

قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

(جماعت کھڑی ہو گئی ۔)

کہے ۔ (۲) اذان کے مقابلہ میں آواز پست ہو (۳) اس کے کلمات جلد جلد کہے
 جائیں ۔ (۴) کانوں میں انگلیاں نہ ڈالی جائیں ۔

اذان و اقامت دونوں کی اجابت مستحب ہے ۔
اجابت اذان و اقامت اجابت کا مطلب یہ ہے کہ سُننے والا بھی
 وہی کلمات کہتا جائے اور اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ کہتے وقت انگوٹھوں
 کو چوم کر آنکھوں سے لگانے اور پہل مرتبہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اور دوسری مرتبہ :-

قُرَّةُ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي

بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ

کہے ۔ جو ایسا کرے گا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی شفاعت فرمائیں گے اور

اُس کی آنکھوں کی روشنی کبھی زائل نہ ہوگی۔ اور حَتَّىٰ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَتَّىٰ غَسَلِي
الْفَلَاحِ کے جواب میں :

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

کہے اور فجر کی اذان میں الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں :-

صَدَقْتَ وَبَرَدْتَ

کہے اور اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے جواب میں :-

أَقَامَهَا اللَّهُ وَأَدَامَهَا

کہے۔

اذان کے بعد مؤذن و سامعین درود شریف پڑھ کر یہ
اذان کی وعا | دُعا پڑھیں :-

اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ

اے اللہ اے پروردگار اس کامل پوری دُعا،

وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةُ اِتِّمَمْتُ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ

اور قائم ہونے والی نماز کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ

وَالْفَضِيلَةَ وَالدرَجَةَ الرَّفِيعَةَ وَابْعَثْهُ

اور فضیلت اور بلند درجہ عطا فرما اور ان کو مقام

مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَنَّهُ وَارْتُقْنَا

محمود میں کھڑا کر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا اور ہم کو
شَفَعْتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ
قیامت کے دن ان کی شفاعت سے بہرہ مند کر بیشک تو وعدہ خلافی

الميعاد
نہیں کرتا۔

ضروری مسائل | بہتر یہ ہے کہ مؤذن صالح پر مہیزگار ہو۔ اور ثواب کی
نیت پر اذان کہتا ہو۔ خنثی فاسق نشہ والا پاگل
اور نا سمجھ بچے کی اذان مکروہ اور واجب الاعداء ہے حیض و نفاس والی عورت
خطبہ سننے والے قضاے حاجت اور جماع کرنے والے پر اذان کا جواب نہیں
ہے۔ جب اذان ہو تو چاہیے کہ اتنی دیر سب کام یہاں تک کہ قرآن شریف
بھی پڑھ رہا ہو تو اسکو بھی موقوف کر دے اور چل رہا ہو تو کھڑا ہو جائے،
اور اذان سُننے اور جواب دے۔ اگر چند اذانیں سُننے تو اُس پر پہلی ہی کا جواب
ہے اگر سب کا جواب دے تو بہتر ہے۔

نماز کا بیان

مسلمانو! اللہ تعالیٰ کے مائدہ کردہ فرائض میں سب سے بڑا فریضہ نماز

ہے جس کے ادا کرنے کے فائدے اور اہمیت اور نہ ادا کرنے کے نقصان اور وعید پر قرآن و حدیث میں بہت کچھ بیان ہوا ہے۔

نماز پڑھنے کا طریقہ | نماز پڑھنے سے پہلے ضروری ہے کہ نمازی کا بدن، کپڑے اور نماز کی جگہ پاک ہو اور نماز کا وقت ہو گیا ہو اور وضو کر کے، قبلہ کی طرف منہ کر کے دونوں پاؤں کے درمیان چار پانچ انگلی کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو، اور جو نماز پڑھنی ہے اس کا دل سے ارادہ کرے اور زبان سے کہنا مستحب ہے۔ مثلاً نیت کی میں نے آج کی نماز ظہر، چار رکعت نماز فرض یا سنت اللہ جل جلالہ کے لیے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے، اگر امام کے پیچھے ہو تو کہے پیچھے اس امام کے اور دونوں ہاتھ اپنے کانوں تک لے جائے اس طرح کہ ہتھیلیاں قبلہ کو ہوں اور انگلیاں نہ کھلی ہوتی ہوں نہ ملی ہوئی، بلکہ اپنی حالت پر ہوں انگوٹھے کا کی نوک چھوتے ہوں اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لاتے اور ناف کے نیچے باندھ لے۔ اس طرح کہ داسنی، ہتھیلی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگل سے کلائی کے اگل بغل ہوں اور نظر سجدہ کی جگہ پر ہے اور ثنا پڑھے۔

ثناء

قیام | سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ

اے اللہ تیری ذات پاک ہے اور ہم تیری حمد کرتے ہیں اور تیرا نام برکت والا ہے،

وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ط

تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اگر کوئی جماعت کے ساتھ امام کے پیچھے نماز شروع کرے تو ثنا پڑھ کر خاموش رہے اور امام کی قراءت سُننے اور اگر تنہا ہو تو ثناء کے بعد تعوذ تسمیٰ سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھے۔

تَعُوذُ | **أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط**
میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان سے جو مردود ہے۔

تَسْمِيَةٌ | **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط**
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحمت والا ہے۔

سورہ فاتحہ | **الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝**
سب خوبیاں اللہ کو ہیں جو رب ہے سارے جہانوں کا،

الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ **مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝**
بہت مہربان رحمت والا ہے روز جزا کا مالک ہے۔

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ **إِهْدِنَا الصِّرَاطَ**
ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں ہم کو سیدھا راستہ

المُسْتَقِيمِ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

چلا راستہ ان کا جن پر تو نے انعام کیا
غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ آمِينَ
نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا الہی قبول فرما

سورہ اخلاص | قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝
تم فرماؤ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے۔

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا
نہ اُس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی

أَحَدٌ ۝

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاتے اور گھٹنوں کو ہاتھ کی
انگلیوں سے مضبوط پکڑ لے اور اتنا جھکے کہ سر اور کمر ایک سیدھ میں ہو جائیں
اور یہ تسبیح کم سے کم تین بار کہے :

تسبیح رکوع | سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ
پاک ہے میرا رب عظمت والا۔

اگر جماعت ہو تو پھر رکوع سے اُٹھتے ہوئے صرف امام تسبیح کہے۔

تسمیع | سَمِعَ اللهُ مِنْ حَمْدِ لَدَا

اللہ نے اس بندے کی بات سن لی جس نے اسکی تعریف کی۔

قومہ | پھر دونوں ہاتھ چھوڑ کر سیدھا کھڑا ہو جائے اور مقتدی تمہید کہے۔

تحمید | رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

اے ہمارے پروردگار تیرے لیے تمام تعریف ہے۔

تنہا نماز پڑھنے والا تسمیع اور تحمید دونوں کہے، پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے۔ اس طرح کہ پہلے گھٹنے پھر دونوں ہاتھ زمین پر رکھے پھر ناک اور پھر پیشانی خوب جمانے اور چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھے، اور مرد بازوؤں کو کمر دٹوں سے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو زمین پر جمے ہوئے ہوں اور کم سے کم یہ تسمیع تین بار پڑھے۔

تسبیح سجدہ | سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى

پاک ہے میرا رب بڑا عالی شان

جلسہ | پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ سے اس طرح اٹھے کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھیں اور بائیں قدم بچھا کر اس پر بیٹھے اور دایہنا قدم کھڑا کر کے رکھے کہ اس کی انگلیاں قبلہ رو ہوں اور ہاتھ رانوں پر گھٹنوں کے

قریب رکھے کہ اُن کی انگلیاں بھی قبلہ رخ ہوں پھر اللہ اکبر کہتا ہوا۔

دوسرا سجدہ | اسی طرح دوسرا سجدہ کرے اور پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔

قیام | تسمیہ، فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر اسی طرح رکوع و سجدہ کرے، لیکن امام کے پیچھے مقتدی بسم اللہ فاتحہ اور سورت نہیں پڑھیگا بلکہ وہ خاموش کھڑا رہے گا۔

قد | دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر اسی طرح بیٹھ جائے، جس طرح دو سجدوں کے درمیان بیٹھتا ہے۔

تشہد | السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَ
ساری عبادتیں اللہ کے لیے اور نمازیں اور پاکیزگیاں

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَ
سلام حضور پر لے نبی اللہ کے اور رحمتیں اللہ کی

بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ
اور اسکی برکتیں سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں

الصَّالِحِينَ ۝ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود

وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ۝

نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بندے اور رسول ہیں۔

جب تشہد میں کلمہ لا پر پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اُس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دے، اور لفظ لا پر کلمہ کی انگلی اٹھاتے اور الّا پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر دے، اگر دو رکعت والی نماز ہے تو پھر اس تشہد کے بعد درود شریف اور دُعا پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر چار رکعت والی نماز ہے تو تشہد کے بعد اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو جائے اور دونوں رکعتوں میں اگر فرض ہوں تو صرف بِسْمِ اللّٰهِ اور سورہ فاتحہ پڑھ کر قاعدے کے مطابق رکوع و سجود کرے اور اگر سنت و نفل ہوں تو بِسْمِ اللّٰهِ سورہ فاتحہ اور سورہ بھی پڑھے لیکن امام کے پیچھے مقتدی تسمیہ اور فاتحہ نہیں پڑھے گا بلکہ خاموش کھڑا رہے گا، پھر چار رکعتیں پوری کر کے بیٹھ جائے اور تشہد درود شریف اور دُعا پڑھے اور سلام پھیر دے۔

دُرُودِ شَرِيفٍ | اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى

اے اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى

اولاد پر جس طرح تو نے درود بھیجا ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی

اے اللہ دیکھئے

اِلٰ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ

اولاد پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے اے اللہ

بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ

برکت نازل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی اولاد پر جس طرح تو نے

عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ

برکت نازل کی ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی اولاد پر بیشک تو

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

پھر یہ دُعا پڑھے: رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ

اے پروردگار مجھ کو نماز کا پابند بنا دے

وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۝ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاؤَنَا ۝ رَبَّنَا

اور میری اولاد کو بھی اے پروردگار ہمارے میری دُعا قبول فرما اے ہمارے

اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدِيْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ

پروردگار بھگوا اور میرے ماں باپ کو اور سارے مسلمانوں کو بخش دے اس دن جبکہ

الْحِسَابِ ۝

عملوں کا حساب ہوگا۔

پھر نماز ختم کرنے کے لیے ایک بار دائیں پھر ایک بار بائیں طرف منہ کر کے یوں سلام کہے۔

سلام | السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

دائیں طرف کے سلام میں دائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرے کہ میں ان کو سلام کہہ رہا ہوں اور بائیں طرف کے سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرے اور جس طرف امام ہو اُس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرے اور اسی طرح امام بھی دونوں طرف کے سلاموں میں فرشتوں اور مقتدیوں کی نیت کرے اور جب تنہا ہو تو دونوں طرف کے فرشتوں کی نیت کرے۔

نماز کے بعد کی دعائیں و اذکار

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَادْكُرُوا اللّٰهَ (قرآن مجید)

ترجمہ: اور جب تم نماز پڑھ لو تو اللہ کا ذکر کرو۔

استغفار | اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ

اِلَيْهِ ط اس کے بعد جو دعا چاہے پڑھے۔

وَعَلَىٰ اَوَّلٍ | اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ

الہی تو سلامتی والا ہے اور تجھی سے سلامتی ہے

وَ اِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حِيْنَ رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا

اور تیری طرف سلامتی رجوع کرتی ہے اے ہمارے پروردگار ہمکو سلامتی کیسا تھ زندہ

دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكَتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ

رکھ اور داخل کر ہمکو سلامتی کے گھر میں اے ہمارے پروردگار تو برکت والا ہے اور بلند ہے

وَ اِلَّا كُرَامٍ ط

اے عظمت اور بزرگی والے۔

دُعائے روم | رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي

اے پروردگار ہمارے تو ہم کو دنیا میں نیکی دے اور آخرت

الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

میں نیکی دے اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔

اگر فرضوں کے بعد سنتیں پڑھنی ہیں تو ان فرضوں کے بعد مختصر سی دعا

کرے، جیسا کہ دو دعائیں مذکور ہوئیں اور پھر جلدی سنتیں پڑھے، ورنہ ان کا

ثواب کم ہو جائے گا۔ اور باقی اذکار و وظائف سنتوں کے بعد پڑھے اور جن

فرضوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں ان کے بعد بلاشبہ پڑھے۔

پہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ مرتبہ

ذکراول | الْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ مرتبہ اللَّهُ أَكْبَرُ اور ایک بار یہ کہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ذکر روم | اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا

فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ
بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ

الْعَظِيمُ ترجمہ : اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ
زندہ ہے اوروں کا قائم رکھنے والا ہے اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند اسی کا
ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ کون ہے جو اس کے
یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے، جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے
اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ
چاہے۔ اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان و زمین اور اسے بھاری
نہیں ان کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا“

ذکرِ سوم | لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَهُوَ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ

وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا

يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (نوٹ، دعائے اول آخر درود شریف

ضرور پڑھنا چاہیے ورنہ دعاء اللہ کے حضور پیش نہیں ہوتی بلکہ معلق رہتی ہے۔

نماز کے اوقات

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر وقت مقررہ میں فرض ہے۔

ہر نماز کو اس کے وقت میں ادا کرنا چاہیے جو نماز وقت سے پہلے پڑھی جائیگی

وہ ادا نہ ہوگی اور جو بعد میں پڑھی جائے گی وہ بھی ادا نہ ہوگی بلکہ قضا ہوگی۔

فجر نماز فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہو کر آفتاب کی کرن چمکنے

تک رہتا ہے۔ صبح صادق وہ روشنی ہے جو مطلع آفتاب کے اوپر

آسمان پر پھیل جاتی ہے۔ اور اُجالا ہو جاتا ہے۔

ظہر نماز ظہر کا وقت آفتاب ڈھلنے سے شروع ہو کر اُس وقت تک رہتا

ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ اصلی سایہ کے دوچند ہو جائے۔ اصلی سایہ

وہ ہے جو آفتاب کے خط نصف النہار پر پہنچنے کے وقت ہوتا ہے۔

عصر نماز عصر کا وقت ظہر کا وقت ختم ہونے سے شروع ہو کر آفتاب کے

ڈوبنے تک رہتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دھوپ کا رنگ زرد ہونے

سے پہلے ادا کر لی جائے کیونکہ دھوپ کے زرد ہونے پر وقت مکروہ شروع

ہو جاتا ہے۔ اگرچہ نماز ہو جائے گی۔

مغرب نماز مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شروع ہو کر غروب شفق

تک رہتا ہے۔ شفق اُس سپیدی کا نام ہے جو جانب مغرب سُرخ

ڈوبنے کے بعد جنوباً شمالاً پھیلی ہوئی رہتی ہے۔

عشاء نمازِ عشاء کا وقت غروبِ شفق سے شروع ہو کر طلوعِ فجر تک رہتا ہے اور نصف شب کے بعد مکروہ ہو جاتا ہے۔ تجربہ سے ثابت ہوا کہ بڑی راتوں میں نمازِ مغرب کے بعد تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ اور چھوٹی راتوں میں، تقریباً سوا گھنٹہ کے بعد عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

اوقاتِ مکروہہ

(۱) سورج نکلنے وقت (۲) غروب ہوتے وقت (۳) استواء کے وقت کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ (۴) طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب تک سوائے دو سنت فجر اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نفل نہیں پڑھنے چاہیے (۵) امام کے خطبہ جمعہ کے لیے کھڑے ہونے سے لیکر فرض جمعہ تک کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔

تعدادِ رکعات

نام نماز	سنت غیر مؤکدہ قبل فرض	سنت مؤکدہ قبل فرض	فرض	سنت مؤکدہ بعد فرض	نفل	کل رکعتیں
فجر	۴	۲	۲	۰	۰	۴
ظہر	۰	۴	۴	۲	۲	۱۲
عصر	۴	۰	۴	۰	۰	۸
مغرب	۰	۰	۳	۲	۲	۷
عشاء	۴	۰	۴	۳ وتر واجب	۲ + ۲	۱۷

اے ہاں اگر کوئی شخص قننا شدہ نماز کو ان دونوں وقتوں میں ادا کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

نماز کی شرطیں فرائض واجبات اور سنتیں وغیرہ

پوری نماز پڑھنے کا طریقہ جو پیچھے بیان ہو چکا ہے اس میں کچھ نماز کی شرطیں کچھ فرائض، کچھ واجبات اور کچھ سنتیں و مستحبات ہیں۔ نمازی کو چاہیے ان کو الگ الگ یاد کرے۔

شرائط نماز کی چھ شرطیں ہیں۔ (۱) طہارت یعنی نمازی کا بدن اور کپڑے پاک ہوں (۲) نماز کی جگہ پاک ہو۔ (۳) ستر عورت یعنی بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے وہ چھپا ہوا ہو، وہ مرد کے لیے ناف سے لے کر گھٹنے تک ہے اور عورت کے لیے ہاتھوں، پاؤں اور چہرے کے علاوہ سارا بدن ہے۔ (۴) استقبال قبلہ یعنی منہ اور سینہ قبلہ کی طرف ہو۔ (۵) وقت یعنی نماز کا وقت پر پڑھنا۔ (۶) نیت کرنا۔ دل کے پختے ارادے کا نام ہے۔ زبان سے کہہ دینا مستحب ہے۔ فائدہ نماز شروع کرنے سے پہلے ان شرطوں کا ہونا ضروری ہے۔ ورنہ نماز نہیں ہوگی۔

نماز کے فرائض سات ہیں۔

فرائض (۱) تکبیر تحریمیہ یعنی اللہ اکبر کہنا (۲) قیام یعنی سیدھا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا۔ فرض، وتر، سنت فجر، عیدین کی نماز میں قیام فرض ہے۔ بلا عند صبح اگر یہ نمازیں بیٹھ کر پڑھے گا تو نہیں ہوں گی۔ نفل نماز میں قیام فرض نہیں ہے۔ (۳) قرأت، مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر و نوافل کی ہر

نہ لیکن بیٹھ کر پڑھنے سے نصف ثواب ہوگا۔

ہر رکعت میں فرض ہے۔ مقتدی کو کسی نماز میں قرأت جائز نہیں۔ (۳) رکوع کرنا (۵) سجدہ کرنا۔ (۶) قعدہ اخیرہ، نماز پوری کرنے کے آخری التحیات میں بیٹھنا۔ (۷) دونوں طرف سلام پھیرنا۔

ان فرضوں میں سے ایک بھی رہ جائے تو نماز نہیں ہوتی، اگرچہ سجدہ سہو کیا جائے۔

نماز کے واجبات میں پہلی دو رکعتوں میں اور باقی نمازوں کی ہر رکعت پہلی دو رکعتوں میں اور وتر و سنت و نفل کی ہر رکعت میں چھوٹی سورہ یا تین چھوٹی، آیتیں یا وہ ایک آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو پڑھنا۔ قومہ یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا قعدہ اولیٰ یعنی تین یا چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد بیٹھنا۔ دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا۔ قعدہ اولیٰ میں تشہد پر کچھ نہ پڑھنا۔ اہام جب قرأت کرے بلند آواز سے یا آہستہ تو اس وقت مقتدی کا چپ رہنا۔ سوائے قرأت کے تمام واجبات میں امام کی متابعت کرنا۔ ترتیب قائم رکھنا۔ تمام ارکان سکون و اطمینان سے ادا کرنا۔ امام کو فجر مغرب عشاء جمعہ عیدین تراویح اور رمضان کے وتروں میں آواز سے قرأت کرنا۔ ظہر اور عصر میں آہستہ قرأت کرنا۔ عیدین کی نماز میں چھ تجبیریں زائد کہنا۔

نماز کے واجبات میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز درست ہو جائے گی۔ سجدہ سہو نہ کرنے اور قصداً ترک

کرنے سے نماز کا لوٹانا واجب ہے۔

نماز کی سنتیں | تکبیر تحریر یہ کہتے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا، تھیلیوں کا قبلہ رخ ہونا۔ امام کا نماز کی تمام تکبیروں کو بلند آواز سے کہنا۔ ناف کے ذریعے ہاتھ باندھنا۔ ثناء، تعویذ، تسمیہ آہستہ پڑھنا۔ فاتحہ کے بعد آہستہ آمین کہنا۔ ایک رکن سے دوسرے رکن میں جاتے وقت تکبیر کہنا ہر رکعت کے اول میں آہستہ بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا۔ فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف فاتحہ پڑھنا۔ رکوع و سجود میں تین بار تسبیح پڑھنا۔ رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا۔ اور ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا کہ انگلیاں کھلی رہیں اور سر اور کمر برابر ہو جائے۔ رکوع سے اٹھتے وقت امام کا سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور مقتدی کا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا۔ (تہا نماز پڑھنے والا دونوں کہے) سجدہ میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے پھر ہاتھ پھر ناک، پھر پیشانی رکھنا اور اٹھتے ہوئے اس کا برعکس کرنا۔ بازو کروٹوں سے اور پیٹ رانوں سے جدا رکھنا (مگر جب جماعت میں ہوگا تو بازو کروٹوں سے جدا نہ ہوں گے) کلاسیاں زمین سے اونچی رکھنا اور انگلیوں کا قبلہ رو ہونا اور ہلی ہوئی ہونا۔ دونوں سجدوں کے درمیان داہنا قدم کھڑا کر کے اور بائیں قدم بچھا کر اس پر بیٹھنا۔ ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا۔ سجدہ میں دونوں پاؤں کی تمام انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا اور قبلہ رو ہونا۔ تشہد میں اشہدان لا الہ الا اللہ پر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا۔ یوں کہ لا پر انگلی اٹھائے اور الا پر رکھ دے اور سب انگلیاں قبلہ رو سیدھی کر دے۔ تشہد کے بعد درود شریف اور کوئی دعائے مستنونہ پڑھنا، سلام دوبار کہنا۔ پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف۔ امام

کا بلند آواز سے سلام کہنا لیکن دوسرا پہلے کی نسبت کچھ آہستہ ہو۔
ان سنتوں میں سے اگر کوئی سنت سہوارہ جلتے یا قصداً ترک ہو جائے
تو نماز نہیں ٹوٹی اور نہ ہی سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ ہاں قصداً چھوڑنے والا
گنہگار ہوتا ہے۔

نماز کے مستحبات دو قدموں کے درمیان بقدر چار انگشت فاصلہ
چھوڑنا، رکوع و سجدوں میں تین بار سے زیادہ پانچ
یا سات بار تسبیح کہنا۔ قیام کے وقت سجدہ گاہ پر رکوع میں دونوں پاؤں کی پشت
پر، سجدہ میں ناک کے سرے پر، قعدہ میں اپنی گود پر، سلام میں اپنے شانوں
پر نظر رکھنا۔ جمائی کے وقت منہ بند رکھنا، اگر کھل جائے تو ہاتھ کی پشت سے
ڈھانپنا۔

مفسداتِ نماز بھول کر یا قصداً کسی سے بات کرنا کسی کو قصداً یا سہواً
سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا کسی کی چھینک کا
جواب دینا۔ امام کی بھول پر بیٹھ جا کہنا یا ہوں کہنا، اللہ تعالیٰ کا نام سن کر
جلالہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر درود شریف بقصد جواب پڑھنا اور
اگر بقصد جواب نہ ہو تو حرج نہیں۔ اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقب دینا،
درود یا مصیبت کی وجہ سے آہ، اُف وغیرہ کہنا اور اگر بے اختیار مرعش،
وغیرہ سے آہ، اُوہ نکلی تو معاف ہے۔ نماز پوری ہونے سے پہلے قصداً
سلام پھیرنا، اگر بھول کر پھیر دیا تو حرج نہیں۔ نماز پوری کر کے سجدہ سہو کر لے۔
نماز میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا۔ اچھی، بُری خبر سن کر کچھ کہنا، قرأت یا اذکار

نماز میں سخت غلطی کرنا، کچھ کھانا پینا۔ ہاں دانتوں کے اندر کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نگل لیا اگر چنے کے برابر ہے تو نماز فاسد ہوگئی اور اگر چنے سے کم ہے تو فاسد نہ ہوئی مکروہ ہے۔ بلا عذر سینہ کو قبلہ سے پھیرنا، بچہ کا عورت کی چھاتی چوسنا اور دودھ نکل آنا، عورت نماز میں تھمی مرد کو اسکا بوسہ لینا یا شہوت سے اس کے بدن کو چھونا، ان مفسدات میں سے کسی مفسد کے ہونے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

مکروہات نماز کپڑا سمیٹنا، مثلاً سجدہ میں جاتے ہوئے آگے یا پیچھے سے اٹھالینا، اگرچہ گرد سے بچالینے کے لیے ہو۔ کپڑا لٹکانا مثلاً سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں۔ آستین اُدھی کلائی سے زیادہ چڑھا لینا۔ شدت کا پاخانہ یا پیشاب معلوم ہونے وقت یا غلبہ ریح کے وقت نماز پڑھنا۔ انگلیاں چٹھانا۔ انگلیوں کی قینچی باندھنا، یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا۔ ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا۔ آسمان کی طرف نظر کرنا، کسی کے منہ کی طرف نماز پڑھنا، جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا، نماز میں آگے یا دلہنے یا بائیں یا سر پر تصویر کا ہونا، اُلٹا قرآن مجید پڑھنا، امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں جانا۔ قبر کا سامنے ہونا۔ اس طرح کہ درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو، اگر بقدر سترہ کوئی چیز حائل ہو تو مکروہ نہیں، اور اگر قبروائیں یا بائیں ہے تو کچھ کراہت نہیں۔ ان مکروہات میں سے کسی مکروہ کے ہونے سے نماز ناقص ہو جاتی ہے۔ لہذا اجتناب کرے۔

لے اور رکوع سے اٹھتے وقت بھی یہی حکم ہے۔

نماز کے توڑنے کے عذر | سانپ وغیرہ کے مارنے کے لیے جبکہ
ایذا کا اندیشہ ہو۔ کوئی جانور بھاگ گیا

اس کے پکڑنے کے لیے۔ نقصان کا خوف ہو مثلاً دودھ اُبل جائے، گوشت
تمکاری روٹی وغیرہ جل جائے۔ چور کوئی چیز اٹھا کر لے بھاگا۔ گاڑی چھوٹ ہی
ہو۔ اجنبی عورت نے چھو دیا ہو۔ پیشاب یا پاخانہ کی شدید حاجت ہو،
کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو، یا کوئی ڈوب رہا ہو، یا آگ میں جل رہا
ہو۔ یا اندھا رنگیر وغیرہ کوئیں میں گرا چاہتا ہو، ان سب صورتوں میں نماز،
توڑ دینے کی اجازت ہے۔ بلکہ پچھلی صورتوں میں واجب ہے، جبکہ بچانے پر
قادر ہو۔

سجدہ سہو کا بیان

جب نماز کا کوئی واجب بھولے سے چھوٹے یا کسی فرض کو مکرر کیا جائے
مثلاً رکوع دو مرتبہ کرے نماز کے فرض یا واجب میں زیادتی ہو جائے، مثلاً
قعدہ اول میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھ لے۔ تو سجدہ سہو لازم ہے۔
امام کے سہو سے مقتدی کو بھی سجدہ سہو کرنا ہوگا۔ لیکن اگر مقتدی سے سہو
ہو جائے تو مقتدی کو سجدہ سہو لازم نہیں۔ کیونکہ وہ امام کے تابع ہے۔ امام سہو کرنے
لگے تو مقتدی سبحان اللہ کہہ کر امام کو یاد دلائے۔ اگر امام سہو سے لوٹ آئے تو
بہتر روزہ مقتدی امام کی اتباع کرے اور آخر میں امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے
سجدہ سہو کا طریقہ امام کے لئے۔ آخری قعدہ میں تشہد پڑھنے کے بعد دائیں طرف
سلام پھیر کر دو سجدے کرے۔ اس کے بعد تشہد درود اور دعا پڑھ کر دونوں
طرف سلام پھیر دے (اس طریقے میں احتیاط زیادہ ہے۔ اختر شاہ، جہان پوری)

سجدہ سہو کا طریقہ مفرد کے لئے،
 قعدہ اخیر میں تشہد درود شریف اور دعا پڑھنے کے بعد دائیں طرف سلام پھیر کر دو
 بندے کرے۔ اس کے بعد پھر تشہد، درود اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

نمازِ وتر

نمازِ وتر واجب ہے۔ اگر یہ چھوٹ جائے تو اسکی قضا لازم ہے اس کا
 وقت عشاء کے فضوں کے بعد سے صبح صادق تک ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آخر
 سات میں تہجد کے ساتھ پڑھی جائے۔ لیکن جس کو خوف ہو کہ اٹھ نہیں سکے گا
 وہ عشاء کی نماز کے ساتھ سونے سے پہلے پڑھ لے۔ اس کی تین رکعتیں ہیں۔
 دو رکعت پڑھ کر قعدہ کیا جائے اور تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے تیسری رکعت
 میں تسمیہ سورہ فاتحہ اور سورہ پڑھ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور اللہ اکبر
 کہتا ہوا ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت آہستہ پڑھے کہ یہ واجب ہے۔

دُعَاةُ قَنُوتٍ | اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ

الہی ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں
 وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ
 اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں۔

وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ
 اور تیرا شکر کرتے ہیں اورنا شکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو

سہو کا طریقہ، بہار شریعت حصہ چہارم ص ۵۰

يَفْجُرُكَ اللَّهُمَّ إِلَيْكَ تَعْبُدُ وَلَكَ نُسُجْدُ وَنَسْجِدُ

جو تیری نافرمانی کرے الہی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں

إِلَيْكَ نَسْعَى وَنُحْفِدُ وَنُرْجُوا رَحْمَتَكَ وَنَخْشِي

اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور تیری بارگاہ میں حاضر ہیں اور تیری رحمت کے

عَذَابِكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ ط

امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب کافروں کو گھیرے ہے۔

جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکے وہ یہ دعا پڑھے :

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ

حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط

اگر دعائے قنوت پڑھ سنی بھول جائے اور رکوع میں چلا جائے تو واپس نہ

لوٹے، بلکہ سجدہ سہو کرے۔

جماعت و امامت کا بیان

وَأَذْكُرُوا مَعَ الرَّاٰكِعِيْنَ ط

رہنما اور رکوع کرو ساتھ رکوع کرنے والوں کے۔

نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا واجب ہے۔ بلا عذر ایک بار بھی چھوڑ

والا گنہگار ہے اور ترک کا عادی سخت گنہگار و مستحق سزا ہے۔ جمعہ و عیدین میں جماعت شرط ہے۔ اور تراویح میں سنت کفایہ کہ محلہ کے چند لوگوں نے قائم کر لی تو سب کے ذمہ سے ساقط ہو گئی، اور اگر کسی نے بھی قائم نہ کی تو سب نے بُرا کیا۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے ۲ درجہ ثواب زیادہ ہے۔ امام صحیح العقیدہ اہل سنت و جماعت، پرہیزگار، پابند شریعت، صحیح قرآن پڑھنے والا اور نماز و طہارت کے مسائل زیادہ جاننے والا ہونا چاہئے۔ بد عقیدہ اور فاسق معین، جیسے شرابی، زنا کار، سود خور، چغلیخور، وارٹھی منڈا یا حد شرع سے کم رکھنے والے کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعداء ہے۔ عورت کی امامت مکروہ ہے۔ ولد الزنا، کوڑھی، برص والے اور فالج زدہ کی امامت مکروہ تشریحی ہے جبکہ کوئی اور ان سے بہتر ہو، ورنہ نہیں، اندھے کی امامت بلا کراہت جائز ہے۔ جبکہ وہ طہارت وغیرہ کا خیال رکھتا ہو۔ نوٹ: عورت، بیمار، اپاہج، لنگڑا، لولا، بہت بوڑھا، اندھا، پر جماعت واجب نہیں۔

سخت سردی، سخت تاریکی، سخت بارش،
ترک جماعت کے عذر راستہ میں شدید کچھڑ، آندھی، چوری ہونے کا خوف، کسی دشمن یا ظالم کا خوف، پاخانہ، پیشاب کی شدید حاجت، بھوک کی حالت میں کھانا سامنے آجانا، تیمارداری، ان سب صورتوں میں سخت آدمیوں کو بھی ترک جماعت کی اجازت ہے۔

نوٹ۔ مزید تفصیل کے لیے ”بہار شریعت“ کا مطالعہ کیجئے۔“

نمازِ جمعہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ
الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ
خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُسْلِمِينَ ۝ ترجمہ :- اے ایمان والو!

جب جمعہ کے دن تمہیں نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ کے
ذکر کی طرف دوڑو اور کاروبار چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے
اگر تم جانو تو۔“

جمعہ کی نماز فرض عین ہے۔ اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکد ہے اور
اس کا منکر کافر ہے۔ جمعہ کی نماز ظہر کے قائم مقام ہے اور اس کا وقت ہی
ہے جو ظہر کا ہے۔

جمعہ کی نماز کے لیے چند شرطیں ہیں ان کا ہونا ضروری ہے،
شرائط جمعہ | اگر ایک شرط بھی مفقود ہوئی تو جمعہ نہ ہوگا۔ جس جگہ کوئی
شرط مفقود ہو وہاں ظہر کی نماز پڑھی جائے گی۔

۱۔ شہر ہو یا شہر کے قائم مقام وہ گاؤں ہو جو اپنے علاقہ میں مرکزی
حیثیت رکھتا ہو۔

۲۔ وقت ظہر کا ہو۔

۳۔ نماز سے پہلے خطبہ ہو۔

۴۔ جماعت ہو کہ بلا جماعت جمعہ نہ ہوگا۔ ۵۔ عام اجازت ہو۔

مسلمان مرد جو آزاد، بالغ، عقلمند، تندرست
جن پر جمعہ فرض ہے اور مقیم ہو اس پر جمعہ فرض ہے۔

عورت، غلام، قیدی، نابالغ، مجنوں، الحواس،
بیمار، اپاہج، مسافر، جس کو کسی کا خوف
جن پر جمعہ فرض نہیں ہو۔ جس کو کسی نقصان کا صحیح اندیشہ ہو۔ اُن پر جمعہ فرض نہیں۔

ہاں اگر مسافر، مریض اور عورتیں نماز میں شریک ہو جائیں تو ان کی نماز درست
ہوگی اور ظہران کے ذمے سے ساقط ہو جائے گی۔

جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے اور اچھے کپڑے پہننا۔ خوشبو لگانا،
مسواک کرنا اور پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے۔

جو چیزیں نماز میں حرام ہیں وہ خطبہ میں بھی حرام ہیں مثلاً
ضروری مسائل کھانا، پینا، سلام و کلام وغیرہ کرنا یہاں تک کہ امر
بالمعروف کرنا، سب حاضرین پر خطبہ سُنتنا اور چپ رہنا فرض ہے۔ ہاں خطیب
امر بالمعروف کر سکتا ہے۔ خطیب نے کوئی دُعائیہ کلمہ کہا تو سامعین کو ہاتھ
اٹھانا یا آئین کہنا منع ہے۔ دو خطبوں کے درمیان بغیر ہاتھ اٹھانے دل میں نیک
دُعائے کرنا جائز ہے۔

نمازِ عیدین

دَلِّتُكُمْ عَلَى الْعِدَّةِ وَ لَتُكْفِرُوا بِاللَّهِ تَرْجُمَةً
گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو یعنی تبکیریں کہو۔

فرمایا: فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ترجمہ: اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔“

عیدین کی نماز واجب ہے، سب پر نہیں بلکہ انہیں پر جن پر جمعہ فرض ہے اور اسکی ادائیگی کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لیے ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت۔ ان دونوں نمازوں کا وقت سورج کے بعد ایک نیزہ بلند ہونے سے لے کر زوال تک ہے۔ مگر عید الفطر میں کچھ دیر کرنا اور عید الاضحیٰ میں جلدی کرنا مستحب ہے۔ ان نمازوں سے پہلے اذان و اقامت نہیں ہے۔ ان دونوں نمازوں کے ادا کرنے کا طریقہ ایک ہی ہے۔

پہلے نیت کریں دو رکعت نماز عید الفطر یا عید الاضحیٰ واجب مع **طریقہ نماز** زائد چھ تکبیروں کے پھر تکبیر تحریمیہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثنا

پڑھیں، اس کے بعد امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے تین تکبیریں کہیں دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں اور تیسری کے بعد باندھ لیں۔ پھر امام بلند آواز سے سورہ فاتحہ، اور کوئی سورہ پڑھ کر رکوع و سجود کرے گا۔ دوسری رکعت میں فاتحہ و قرأت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے امام و مقتدی ہاتھ اٹھا کر تین تکبیریں کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں اور چوتھی تکبیر کہتے وقت ہاتھ کانوں تک نہ اٹھائیں بلکہ رکوع میں جائیں اور قاعدے کے مطابق نماز پوری کریں۔“

حجامت بنوانا، ناخن ترشوانا، مسواک و غسل کرنا، عید کے مستحبات | اچھے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، عید گاہ کو پیدل جانا۔ راستہ میں تکبیر کہتے ہوئے جانا۔ دوسرے راستے سے واپس آنا۔

غید الفطر میں نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا، اور کوئی میٹھی چیز کھانا۔
کھجوریں ہوں تو طاق ہوں، تین، پانچ، سات تو بہتر۔ آپس میں ملنا، مصافحہ و
معانقہ کرنا، مبارک باد دینا۔

کلمات تکبیر | اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ
إلا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر
وَلِلَّهِ الْحَمْدُ

نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرھویں کی عصر تک ہر نماز باجماعت کے فوراً بعد یہ تکبیر
ایک بار کہنا واجب اور تین بار کہنا افضل ہے اسے تکبیر تشریف کہتے ہیں۔

نماز جنازہ

وَلَا تَقْضَلْ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا ترجمہ: اُن دکفار و
منافقین، میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا (ہاں مومنوں کی پڑھنا)
جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے۔ فرض کفایہ کا یہ مطلب ہے کہ اگر چند آدمی
بھی پڑھ لیں تو سب بری الذمہ ہو گئے، ورنہ سب گنہگار ہوں گے جن کو خبر
پہنچی تھی اور نہیں آئے۔ اس کیلئے جماعت شرط نہیں، ایک آدمی بھی پڑھ لے تو
فرض ادا ہو گیا۔ اس کے دُور کن ہیں، چار بار تکبیر کہنا۔ کھڑے ہو کر پڑھنا۔ اس
کی تین سنتیں ہیں۔ اللہ کی حمد و ثنا کرنا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرد پڑھنا۔ میت
کے لیے دُعا کرنا۔ میت سے مراد وہ ہے جو زندہ پیدا ہوا پھر مر گیا۔ جو مرا ہوا

پیدا ہو اُس کی نماز نہیں۔ نیز نیت کا سامنے ہونا ضروری ہے۔ غائب کی نماز نہیں۔ اگر کئی جنازے جمع ہو جائیں تو سب کے لیے ایک ہی نماز کافی ہے سب کی نیت کر لے۔ اور علیحدہ علیحدہ پڑھ لے تو افضل ہے۔

پہلے نیت کر کے امام و مقتدی کانوں تک ہاتھ اٹھائیں۔

طیقہ نماز

اور اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لیں اور ثناء

پڑھیں :-

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ

الہی میں تیری پاکی اور تیری حمد کے ساتھ تجھے یاد کرتا ہوں اور تیرا نام

اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَجَلَّ شَأْنُكَ وَلَا

بابرکت ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیری تعریف بڑی ہے اور تیرے

إِلَهَ غَيْرُكَ ط

پھر بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہیں اور وہی نماز والا

سوا کوئی معبود نہیں۔

درود شریف پڑھیں۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر

کہیں اور دعا پڑھیں۔ مقتدی تکبیریں آہستہ کہے اور امام زور سے۔

بَالِغٍ مَرُودٍ عَوْرَتِ كِي دُعَا **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ**

الہی بخش دے ہمارے زندوں کو اور

مَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا

مردوں کو اور ہمارے حاضر کو اور ہمارے غائب کو اور ہمارے چھوٹے اور بڑے کو

وَذَكِّرْنَا وَأَنْتَ اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا

اور ہمارے مرد اور عورت کو الہی ہم میں تو جسے زندہ رکھے اسے

فَأَحْيِيهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا

اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو تو

تَوَفَّيْتَهُ عَلَى الْإِيمَانِ ط

وفات دے اسے وفات دے ایمان پر

تَابَا لِيُغْلِظَ لِرُكِّي كِي دُعَا | اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَ

اے اللہ اس لڑکے کو ہمارے لیے آگے پہنچ کر سامان

اجْعَلْهُ لَنَا أَحْبْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا

کرنے والا بنادے اور اسکو ہمارے لیے اجر اور وقت پر کام آئی والا اور اسکو ہماری

وَسَفِيحًا ط

سفارش کرنے والا بنا اور جسکی سفارش منظور ہو جائے۔

تَابَا لِيُغْلِظَ لِرُكِّي كِي دُعَا | اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَ

اے اللہ اس لڑکی کو ہمارے لیے آگے پہنچ کر

اجعلها لنا اجرا و ذخرا و اجعلها لنا شافعة

سامان کرنے والی بنا دے اور اسکو ہمارے لیے اجرا اور وقت پر کام آئی والی

وَمُشَفَعَةً ط

اور اسکو ہماری سفارش کرنے والی بنا اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔
دُعا کے بعد چوتھی تکبیر کہہ کر دونوں طرف سلام پھیر دیں اور صفیں توڑ کر
دُعا مانگیں۔

فائدہ جنازہ کو کندھا دینا عبادت ہے اور بڑا اجر و ثواب ہے۔

یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ شوہر اپنی بیوی کے جنازہ کو نہ کندھا دے سکتا
ہے، نہ منہ دیکھ سکتا ہے، محض غلط ہے۔ صرف نہلانے اور بلا حائل پردہ بند
کو ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے۔ عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے۔
مسافر وہ شخص ہے جو کم از کم ۵ میل کے سفر کے ارادے
سے اپنی بستی سے باہر نکل چکا ہو۔ اُس پر واجب ہے
کہ فقط فرض نماز میں نماز قصر کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے۔

نماز مسافر

اس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے۔ اگر سہوا یا قصداً چار پڑھے
اور دو کے بعد قعدہ کرے تو فرض ادا ہو جائیں گے اور پھلی دو رکعتیں نفل،
ہو جائیں گی۔ مگر قصداً چار پڑھنے والا سخت گنہگار ہے۔ اُس پر توبہ لازم ہے۔
اگر مسافر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو چار ہی پڑھے گا۔ اور اگر مقیم مسافر امام
کے پیچھے نماز پڑھے گا تو امام کے سلام کے بعد وہ اپنی دو رکعتیں پوری کریگا، مگر ان دو

رکعتوں میں فاتحہ نہیں پڑھیگا۔ بلکہ بقدر فاتحہ خاموش کھڑا رہیگا۔ اور باقی معمول کے مطابق ادا کریگا، وہ مسافر جب تک واپس اپنی بستی میں نہ آئے مسافر ہے اور جس شہر یا بستی میں جائے، اگر وہاں پندرہ روز سے کم رہنے کی نیت ہو تو قصر پڑھے گا اور اگر پندرہ روز یا زیادہ رہنے کی نیت ہو تو پوری نماز پڑھے گا۔ قصر صرف چار رکعت والے فرضوں میں ہے، سنت و وتر میں قصر نہیں۔ سفر میں سنتیں مکمل پڑھی جائیں۔

اس نماز کی بہت ہی زیادہ فضیلت ہے۔ ہمیشہ پڑھنے والے نماز اشراق کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں، اور اس کے واسطے جنت میں سونے کا محل ہوگا۔ اس نماز کی کم از کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ افضل بارہ ہیں۔ اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال تک ہے۔

اس نماز کا بے انتہا ثواب و اجر ہے اور اسکی چار رکعتیں نماز تسبیح ہیں۔ مکروہ وقت کے علاوہ جب چاہے پڑھ سکتا ہے، بہتر یہ ہے کہ ظہر سے پہلے پڑھے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء پڑھے ثناء کے بعد پندرہ بار یہ کلمہ پڑھے :-

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

وَاللَّهُ أَكْبَرُ پھر تعوذ اور تسمیہ اور فاتحہ اور سورۃ پڑھ کر دس بار یہی کلمہ پڑھے پھر رکوع میں جا کر رکوع کی تسبیح کے بعد دس بار پھر یہی کلمہ پڑھے۔

پھر رکوع سے اٹھ کر تسبیح و تحمید کے بعد دس بار یہی کلمہ پڑھے، پھر سجدے میں جا کر سجدے کی تسبیح کے بعد دس بار، پھر سجدے سے اٹھ کر جلسہ میں دس بار۔ پھر دوسرے سجدے میں تسبیح کے بعد دس بار، پھر دوسری رکعت میں فاتحہ سے پہلے پندرہ بار اور پھر اسی ترتیب سے چار رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں ۷ بار اور چاروں رکعتوں میں تین سو بار یہ کلمہ پڑھا جائے گا۔

جس کو کوئی حاجت پیش آئے تو وہ اچھی طرح وضو کرے اور پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے اور

نماز حاجت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجے پھر یہ دعا پڑھے :

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ
 رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
 الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مَوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعِزَّتِكَ
 مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ
 كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدْعُ ذُنُوبًا إِلَّا عَفْرَتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا
 فَرَجَتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا أَقْضَيْتَهَا
 يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

یا یہ پڑھے :-

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتُوجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ
 مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
 تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ
 لِنَقْضِي لِي اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ

استخارہ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ سے بھلائی طلب کرنا، یعنی
نماز استخارہ جب کسی اہم کام کا قصد کرے۔ تو اس کے کرنے سے پہلے
 استخارہ کرے۔ استخارہ کرنے والا گویا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کرتا ہے،
 کہ اے علام الغیوب مجھے اشارہ فرما دے کہ یہ کام میرے حق میں بہتر ہے
 یا نہیں۔

پہلے دو رکعت نماز کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ
 اور دوسری میں فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد یہ
 دعا پڑھے :-

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ
 وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا
 أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

اللَّهُمَّ إِن كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّي
 فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي وَعَاجِلِ أَمْرِي
 وَأَجَلِهِ فَأَقْدِرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ
 اللَّهُمَّ إِن كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي
 دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي وَعَاجِلِ أَمْرِي
 وَأَجَلِهِ فَأَصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِي
 الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ

اور بہتر یہ ہے کہ سات بار استخارہ کرے اور دُعا کے مذکورہ پڑھ
 کر باطہارت قبلہ رو سو رہے۔ دُعا کے اول و آخر فاتحہ اور دُرود شریف پڑھے۔
 اگر خواب میں سپیدی یا سنہری دیکھے تو سمجھے کہ یہ کام بہتر ہے۔ اور اگر
 سرخی یا سیاہی دیکھے تو سمجھے کہ بُرا ہے اس سے بچے۔

خاص رمضان کی راتوں میں عشاء کے بعد اور وتروں سے
 نماز تراویح | پہلے جو نماز پڑھی جاتی ہے وہ تراویح ہے۔ تراویح مرد و
 عورت دونوں کے لیے سنتِ مؤکدہ ہے۔ اسکی بیس رکعتیں دس سلاموں کے
 ساتھ ہیں، ہر چار رکعت کے بعد کچھ دیر آرام کرنا اور یہ تسبیح پڑھنا مستحب ہے۔

سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ
 ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهِيبَةِ وَالْقُدْرَةِ
 وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبْرُوتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ
 الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا
 وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ اللَّهُمَّ اجِرْنَا مِنَ
 النَّارِ يَا مُجِيرُ يَا مُجِيرُ يَا مُجِيرُ الصَّلَاةُ عَلَى
 مُحَمَّدٍ

ترجمہ: پاک ہے ملک اور ملکوت والا پاک ہے عزت اور
 بزرگی اور بڑائی والا اور دب دے والا قدرت والا اور کبریائی والا اور
 جبروت والا، جو بادشاہ ہے زندہ ہے۔ نہ مرے گا۔ بہت ہی پاک
 اور مقدس ہمارا پھیر دگار ہے اور پروردگار ہے فرشتوں اور روح کا
 اے اللہ ہمیں دوزخ سے پناہ دے، اے پناہ دینے والے، نجات
 دینے والے۔ دُرود برستید عالم صلوة بر محمد

ضروری مسائل | نابانغ کے پیچھے بانغوں کی نماز تراویح نہیں ہوگی۔ حافظ کو
 اجرت دے کر تراویح پڑھوانا جائز ہے۔ بغیر طے و گفتگو
 وغیرہ کے بطور عقیدت کچھ دیا جائے تو جائز ہے۔ جس نے فرض جماعت سے

نہیں پڑھے وہ وتر بھی جماعت سے نہ پڑھے بلکہ تنہا پڑھے۔

نماز تہجد و صلوٰۃ اللیل | عشاء کی نماز کے بعد رات کو سو کر اٹھنے کے بعد جو نماز پڑھی جاتی ہے اُسے تہجد کہتے ہیں

اس نماز کی بڑی فضیلت ہے۔ اس کی کم از کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ اور جو عشاء کی نماز کے بعد سونے سے قبل پڑھی جائے، اُسے صلوٰۃ اللیل کہتے ہیں۔ فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔

نماز سفر | سفر میں جاتے وقت دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھ کر جانا اور سفر سے واپس آکر پہلے دو رکعتیں مسجد میں ادا کرنا پھر گھر جانا مسنون اور بہت ہی مبارک ہے۔

قضا نمازیں | جو نماز وقت پر نہ پڑھی جائے وہ قضا ہے اور بلا عذر شرعی نماز قضا کرنا سخت گناہ ہے۔ قضا کرنے والے پر ضروری ہے کہ اس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے تو بہ کرے۔ فرض کی قضا فرض، واجب کی قضا واجب اور بعض سنتوں کی قضا سنت ہے۔ جیسے فجر کی سنتیں، جب کہ فرض بھی فوت ہو گیا ہو اور ظہر کی پہلی سنتیں جب کہ ظہر کا وقت ہو۔ قضا کے لیے کوئی وقت معین نہیں۔ جب بھی پڑھے گا بری الذمہ ہو جائے گا، طلوع و غروب اور زوال کے وقت جائز نہیں۔ مگر چاہیے کہ قضا نمازیں جلد از جلد ادا کرے۔ ظہر اور جمعہ کی وہ سنتیں جو فرض سے پہلے ہیں اگر وہ جائیں تو فرضوں کے بعد پڑھے اور فجر کی سنتیں اگر وہ جائیں تو سورج کے نکلنے کے بعد ظہر سے پہلے پہلے پڑھے تو بہتر ہے۔

ضروری باتیں

جب دو رکعت سے زیادہ پڑھنا ہوں تو تشہد پڑھ کر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو پھر بسم اللہ شریف پڑھ کر الحمد شریف پڑھے اگر فرض پڑھنے ہوں تو الحمد کے بعد دوسری سورت نہ پڑھے رکوع کرے پھر کھڑا ہو پھر سجدے کرے، اگر تین فرض پڑھنا ہیں تو سجدوں کے بعد بیٹھ جائے اور تشہد یعنی التحیات پڑھ کر درود شریف اور دعائے مانورہ پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر چار فرض پڑھنا ہیں تو تیسری رکعت میں سجدے کے کھڑا ہو اور مع بسم اللہ الحمد شریف پڑھ کر رکوع و سجدہ کے بیٹھ جائے اور تشہد و درود شریف اور دعائے مانورہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔ یہ فرض کا بیان ہوا، سنت جب دو سے زائد پڑھنا ہوں، تو تیسری اور چوتھی میں الحمد کے بعد بھی کوئی سورت پڑھے یعنی فرض میں تیسری اور چوتھی خالی پڑھی جائے گی اور سنت میں تیسری اور چوتھی بھی بھری پڑھی جائے گی اور تہ کی تیسری رکعت میں الحمد شریف اور آہن کے بعد کوئی سورۃ یا رکوع پڑھ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں کی نو تک ہاتھ اٹھا کر پھر اسی طرح تالیف سے نیچے باندھ کر دعائے قنوت پڑھی جائے۔ یہ طریقہ نماز پڑھانے اور بغیر جماعت کیسے پڑھنے کا لکھا گیا ہے۔ اگر مقتدی بن کر نماز پڑھیں تو صرف پہلی رکعت میں ثنا پڑھ کر قرات سنیں چاہے امام آواز سے پڑھتا ہو یا آہستہ نہ آہ الحمد پڑھیں نہ دوسری سورۃ، باقی سب اسی طریقے سے پڑھیں جیسا لکھا جا چکا ہے۔ باقی دوسری اور تیسری اور چوتھی رکعت میں سبحان بھی نہ پڑھے نہ

تسأت پڑھے اور عورتیں بھی اسی طرح نماز پڑھیں صرف چند باتوں میں فرق ہے۔
 ۱۔ جب نیت کر کے اللہ اکبر کہیں تو ہاتھ صرف کانڈھوں تک اٹھائیں
 پھر سینے پر اسٹے ہاتھ کی ہتھیلی کی پیٹھ پر سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی رکھیں۔
 ۲۔ سجدے میں پیٹ رانوں سے اور بازو پہلو سے اور کہنیاں زمین سے
 ٹلی رکھیں اور بائیں پاؤں کو داسنی پنڈلی کے نیچے سے سیدھی طرف نکال لیں،
 یونہی قعدے میں بیٹھیں اور یونہی سجدہ کریں۔

نمازی کا لباس

سر پر ٹوپی یا عمامہ ہوتی ہے آدھی آستین کی نہ ہو یعنی کہنی نہ کھلی ہو پا جامہ
 یا شلوار یا تہہ بند ناف کے اوپر بندھا ہو، پاؤں کے گٹے کھلے ہوں، عورتیں
 اور ہنسی یا دوپٹہ موٹا دبیز جس سے سر کے بال نظر نہ آئیں اس طرح اور ہنسی کہ دونوں
 ہاتھ اندر رہیں اور پیشانی آنکھ ناک مونہہ کے سوا کچھ نہ کھلا رہے۔ یعنی گلا، کان،
 سر کے بال نہ دکھائی دیں، کپڑے پاک صاف ہوں، اگر ہر نماز کے لیے تازہ دھو
 کرے تو اچھا ہے۔ نمازی کے آگے سے نہ گزرے، نماز پڑھتے وقت واسنے
 ہاتھ کی طرف اور سامنے جوتا نہ رکھے، نماز پڑھتے وقت دل ادھر ادھر نہ پڑا
 رہے بلکہ جو زبان سے کہے وہی دل سے نکلے ایک راز ہاتھ زیر ناف باندھنے
 میں یہ بھی ہے کہ ابلیس زیر ناف حلوں کرتا ہے دوسو سے پیدا کرتا ہے یا دیکھے
 جب ہاتھ ڈھیٹے ہوں گے دوسو سے زیادہ پیدا ہوں گے۔ اور یہ بھی یاد رکھیے کہ ہر
 کام میں نیت کا ہونا ضروری ہے اور نیت نام ہے دل کے ارادے کا زبان سے

کہے یا نہ کہے، مثلاً کوئی شخص گھر سے یہ ارادہ کر کے چلے کہ مسجد سے نئی جوتی چرا کر لائے گا مگر راستے میں پوچھنے والے سے کہتا ہے کہ نماز کو جانا ہوں تو اس کے زبان سے کہنے سے ثواب نہیں ملیگا بلکہ عذاب کا مستحق ہوگا اور مسئلہ بھی یہی ہے کہ کوئی شخص ظہر کے ارادے سے کھڑا ہو مگر زبان سے عصر نکلا تو ظہر ادا ہوگی۔

مرد اور عورت کی نماز میں ۲۱ باتوں کا فرق

مرد	عورت
کانوں کی ٹوٹک ہاتھ اٹھائے۔	تجیر تحریمہ کے وقت صرغ کا نہ ہوں تک ہاتھ اٹھائے۔
ہاتھ کھٹے رکھے مگر کہنیاں نہ کھلی ہوں۔	آستینوں یا دوپٹے کے اندر سے ہاتھ باہر نہ نکالے۔
دائیں ہتھیلی بائیں کلائی پر رکھتے اور انگوٹھے اور چھنگلیا سے بائیں کلائی پکڑے۔	دائیں ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے اور انگلیاں ملی رکھتے۔
ناف کے نیچے ہاتھ باندھے، نظر سجدہ کی جگہ رکھتے۔	سینے پر ہاتھ باندھے نظر سجدہ کی جگہ رکھتے۔
رکوع میں اتنا جھکے کہ پیٹھ بالکل سیدھی ہے، سر پیٹھ کے برابر، نہ اونچا نہ نیچا۔	رکوع میں صرف اتنا جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پیٹھ سیدھی نہ کرے۔

عورت

رکوع میں ہاتھوں پر سہارا نہ دے
رکوع میں ہاتھوں کی انگلیاں
مٹی رکھے۔

رکوع میں گھٹنوں کو جھکائے۔

رکوع میں گھٹنوں پر صرف ہاتھ رکھ
لے زور سے نہ پکڑے اور نظر دونوں
پاؤں کی پشت پر رکھے۔

رکوع میں سمٹی رہے۔

سجدہ میں بغلیں سمٹی رکھے اور پاؤں باہر
نکال کر بازو کروٹوں سے اور پیٹ ران
سے اور ران پنڈلیوں اور پنڈلیاں زمین
سے ملائے۔

سجدہ میں دونوں ہاتھ کہنیوں تک
بچھا دے۔

قعدہ میں دونوں پاؤں باہر نکال کر
سرین پر بیٹھے۔

قعدہ اور جلسہ میں ہاتھوں کی انگلیاں
مٹی رکھے۔

مرد

ہاتھوں پر زور دے کر رکوع کرے۔
ہاتھوں کی انگلیاں پھیلی ہوئی
رکھے۔

رکوع میں گھٹنوں کو خوب سیدھا کرے
رکوع میں گھٹنوں کو زور سے پکڑے
اور نظر دونوں قدموں کی پشت پر رکھے

رکوع میں کشادہ رہے۔

سجدہ میں دونوں پاؤں کی انگلیوں
پر اتنا زور دے کہ انگلیاں ٹپری
ہو کر قبلہ رخ ہو جائیں۔ اور ہر حصہ
بدن کو کشادہ رکھے۔

سجدہ میں ہتھیلیاں زمین پر بچھی ہوں
بغلیں کھلی ہوں۔

قعدہ میں داہنا پاؤں کھڑا بائیں بچھا کر
بیٹھے۔

قعدہ اور جلسہ میں ہاتھوں کی انگلیاں
کشادہ رکھے۔

<p>مرد زبان سے سبحان اللہ کہے۔</p> <p>مرد عورت کی امامت کر سکتا ہے۔</p> <p>مرد کو جماعت سنت مؤکدہ قریب واجب ہے۔</p> <p>امام مرد صف کے آگے کھڑا ہو۔</p> <p>مرد پر جمعہ و عیدین واجب ہیں۔</p> <p>مرد کے لیے اُجالا ہونے کے بعد نماز فجر پڑھنا مستحب ہے۔</p> <p>مردوں پر واجب ہیں۔</p>	<p>نماز پڑھتی عورت کے سامنے سے اگر کوئی گزرے تو ہاتھ کو ہاتھ پر مارے۔</p> <p>عورت مرد کی امامت نہیں کر سکتی۔</p> <p>عورت کی جماعت مکروہ تحریمی ہے۔</p> <p>اگر پھر بھی جماعت کر لائے تو امام عورت بیچ میں کھڑی رہے۔</p> <p>جمعہ و عیدین کی نماز نہیں۔</p> <p>عورت کے لیے فجر کی نماز اندھیرے میں مستحب ہے۔</p> <p>ایام تشریق میں تکبیریں نہیں۔</p>
---	---

جماعت کی نمازوں میں ملنے کے نقشے

نقشہ نمبر ۱

فجر کی دوسری رکعت میں ملنے کا طریقہ پہلی رکعت — دوسری رکعت

دوسری رکعت — پہلی رکعت

شنا
فاتحہ
سورۃ
پہلی رکعت

نقشہ میں اوپر کے خانے ظاہر کر رہے ہیں کہ امام صبح کے دو فرض پڑھا رہا ہے۔ نیچے کے خانے یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ مقتدی دوسری رکعت میں مل رہا ہے۔ اب ترتیب کے لحاظ سے مقتدی کی پہلی رکعت رہ گئی اور دوسری رکعت امام کے پیچھے ہو گئی۔ اب وہ اکیلا پہلی رکعت کو اس طرح پڑھے گا کہ پہلے شنا پھر فاتحہ پھر سورت پڑھ کر اپنی پہلی اور چھوٹی ہوئی رکعت کو پورا کرے گا۔

نوٹ: جمعہ کی نماز میں امام کے ساتھ ملنے کا بھی طریقہ بالکل وہی ہے جو فجر کی نماز میں ملنے کا ہے۔
ظہر، عصر، اور عشاء کی دوسری رکعت میں ملنے کا طریقہ

پہلی رکعت — دوسری رکعت — التعمیات — تیسری رکعت — چوتھی رکعت
دوسری رکعت — التعمیات — تیسری رکعت — چوتھی رکعت — باقی

شنا
فاتحہ
سورۃ
پہلی رکعت

نقشہ کے اوپر کے خانے ظاہر کر رہے ہیں کہ امام چار رکعت نماز پڑھا رہا ہے۔ نیچے کے خانے یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ مقتدی دوسری رکعت میں مل رہا ہے، اب اس نے امام کے پیچھے دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت ترتیب سے پڑھ لی ہے اس کی پہلی رکعت باقی رہ گئی ہے جسے وہ اس طرح پڑھیگا۔ پہلے شنا، پھر فاتحہ پھر سورت۔

پہلی رکعت ظہر، عصر اور عشاء کی تیسری رکعت میں ملنے کا طریقہ

نقشہ نمبر ۳

دوسری رکعت - التحيات - تیسری رکعت - چوتھی رکعت

تیسری رکعت - چوتھی رکعت - پہلی رکعت - دوسری رکعت

نقشہ میں اوپر کے خانے ظاہر کر رہے ہیں کہ امام چار رکعت کی نماز پڑھا رہا ہے، نیچے کے خانے ظاہر کرتے ہیں کہ مقتدی تیسری رکعت میں مل رہا ہے۔ اب اس نے امام کے پیچھے تیسری، چوتھی رکعت تو ترتیب کے ساتھ ادا کر لی ہے۔ اب مقتدی کی پہلی اور دوسری رکعت رکعت بیچ گئی ہے۔ اب وہ کھڑا ہو کر پہلی رکعت اس طرح

ادا کرے گا۔ پہلے اسمیں ثنا، پھر فاتحہ، پھر سورت پڑھے گا، پھر رکوع، سجدہ کرنے کے بعد کھڑا ہو کر دوسری رکعت اس طرح ادا کرے گا، پہلے اسمیں فاتحہ پھر سورۃ پڑھیگا۔

ظہر، عصر اور عشاء کی چوتھی رکعت میں ملنے کا طریقہ

پہلی رکعت - دوسری رکعت - التحيات - تیسری رکعت - چوتھی رکعت

چوتھی رکعت - پہلی رکعت - التحيات - دوسری رکعت - تیسری رکعت

		ثنا
		فاتحہ
		سورت
		پہلی رکعت
	ثنا	
	فاتحہ	
	سورت	
	دوسری رکعت	
ثنا		
فاتحہ		
سورت		
تیسری رکعت		

گذشتہ خانے ظاہر کر رہے کہ امام چار رکعت کی نماز پڑھا رہا ہے۔ نیچے کے خانے ظاہر کر رہے ہیں کہ مقتدی امام کے پیچھے چوتھی رکعت میں مل رہا ہے۔ اب مقتدی نے امام کے پیچھے صرف اپنی چوتھی رکعت ادا کی۔ ترتیب کے لحاظ سے اب اسکی پہلی، دوسری اور تیسری رکعت باقی رہ گئی۔ اب وہ اپنی پہلی رکعت کو اسطرح پڑھے گا کہ پہلے اس میں ثنا پھر فاتحہ پھر سورت پڑھ کر رکوع اور سجود کرے گا اور قعدہ میں التحیات پڑھے گا کیونکہ اسکی دو رکعتیں پوری ہو گئیں، ایک امام کے ساتھ اور ایک اب علیحدہ، پھر دوسری رکعت میں فاتحہ اور سورت پڑھے گا۔ باقی رہ گئی تیسری رکعت تو چونکہ فرض کی آخری رکعتوں میں صرف فاتحہ پڑھی جاتی ہے، اس لیے اسیں صرف فاتحہ پڑھ کر تیسری رکعت پوری کرے گا۔ اس ترتیب سے اسکی ساری رکعتیں پوری ہو جائیں گی۔ اب بیٹھ کر التحیات دو و شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے گا۔

مغرب کی دوسری رکعت میں ملنے کا طریقہ

پہلی رکعت — دوسری رکعت — التحیات — تیسری رکعت
دوسری رکعت — التحیات — تیسری رکعت — پہلی رکعت

اوپر کے خانے ظاہر کر رہے ہیں کہ امام تین رکعت کی جماعت کر رہا ہے۔
نیچے کے خانے ظاہر کر رہے ہیں کہ مقتدی دوسری رکعت میں مل رہا ہے، اب مقتدی نے امام کے پیچھے دوسری اور تیسری رکعت تو پڑھ لی۔ باقی اسکی پہلی رکعت رہ گئی۔ وہ کھڑا ہو کر اسے اسطرح پڑھے گا کہ پہلے اسیں ثنا پھر فاتحہ اور پھر سورت پڑھے گا۔ نوٹ: ماہ رمضان میں وتر کی جماعت میں بھی ملنے کا یہی طریقہ ہے۔

مغرب کی تیسری رکعت میں طے کا طریقہ

پہلی رکعت - دوسری رکعت - التحیات - تیسری رکعت

تیسری رکعت - پہلی رکعت - التحیات - دوسری رکعت	تیسری رکعت - پہلی رکعت - التحیات - دوسری رکعت
تسبیح	تسبیح
فاتحہ	فاتحہ
سورت	سورت
دوسری رکعت	پہلی رکعت

اب مقتدی کی تیسری رکعت تو امام کے پیچھے

ادا ہوگئی - پہلی اور دوسری رکعت باقی رہ گئی - اب وہ پہلی رکعت کھڑا ہو کر اس طرح پڑھے گا کہ پہلے تسبیح فاتحہ پھر سورت پڑھ کر رکوع اور سجدہ کرے گا - اب چونکہ اسکی دو رکعتیں پوری ہوگئی ہیں، اس لیے بیٹھ کر التحیات پڑھے گا - پھر کھڑا ہو کر دوسری رکعت اس طرح ادا کرے گا - کہ پہلے اس میں فاتحہ پھر سورت پڑھ کر رکوع و سجدہ کرے گا - اور التحیات دُرود شریف دعا پڑھ کر سلام پھیر دے گا - اس کو اس طرح تین التحیات پڑھنے پڑتے ہیں ایک امام کے پیچھے اور دو اکیلے۔

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی دوسری رکعت میں ملنے کا طریقہ

پہلی رکعت ————— دوسری رکعت ————— باقی پہلی رکعت

ش
تین تکبیریں
فاتحہ
سورت
پہلی رکعت

اوپر کے خانے ظاہر کر رہے کہ امام عید کی دو رکعت پڑھا رہا ہے۔ نیچے کے خانے ظاہر کرتے ہیں کہ مقتدی دوسری رکعت میں مل رہا ہے۔ اب ترتیب کے لحاظ سے مقتدی کی پہلی رکعت رہ گئی۔ اب وہ اپنی پہلی رکعت اس طرح ادا کرے گا کہ پہلے سنا پھر فاتحہ پھر سورت پڑھ کر تین تکبیریں پڑھے گا اور ہر تکبیر کے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھائیگا پھر چوتھی تکبیر پڑھ کر رکوع کرے گا اور رکعت پوری کر کے سلام پھیر دے گا۔

(عائگیری ج اول)

حاشیہ صفحہ نمبر ۲۶

فقہاء نے نماز کے درود میں لفظ ”سیدنا“ کی زیادت کو مستحب اور افضل قرار دیا ہے۔ صاحب در مختار نے فرمایا: وَنُدِبَ السِّيَادَةُ لِأَنَّ زِيَادَةَ الْأَخْبَارِ الْمَوَاقِعِ عَيْنُ السَّلْوِكِ الْأَدَبِ فَهُوَ أَفْضَلُ مِنْ تَرْكِهِ۔ یعنی نماز میں درود شریف میں ”سیدنا“ کا لفظ مستحب ہے، کیونکہ اخبار واقعی کا زیادہ کرنا عین ادب کی راہ پر چلنا ہے۔ لہذا اس کا پڑھنا اس کے چھوڑنے سے افضل ہے۔ اور شامی میں ہے:۔
 وَالْأَفْضَلُ الْإِيْتَانِ بِلَفْظِ السِّيَادَةِ كَمَا قَالَ ابْنُ ظَهْرَةَ وَصَرَّحَ بِهِ جَمْعٌ وَرَبِّهِ
 أَفْتَى الشَّارِحُ لِأَنَّ فِيهِ الْإِيْتَانِ بِمَا أُمِرْنَا بِهِ وَزِيَادَةَ الْأَخْبَارِ بِالْوَأَقِعِ
 الَّذِي هُوَ آدَبٌ فَهُوَ أَفْضَلُ مِنْ تَرْكِهِ (شامی جلد اول ص ۹، ۱۰)
 یعنی لفظ سیدنا لانا افضل ہے۔ یعنی نماز کے درود شریف میں اللہم صل علی سیدنا
 محمد کہنا افضل ہے جیسا کہ ابن ظہیرہ نے کہا اور فقہاء کی ایک جماعت نے اس کی
 تصریح کی۔ اور اسی کے مطابق شارح و صاحب در مختار نے بھی فتوے دیا، کیوں کہ
 اس میں اس چیز کا لانا ہے جس کا ہمیں حکم دیا گیا ہے (یعنی حضور کی تعظیم و توقیر) اور
 زیادہ اخبار ہے اُس واقع کی، جو عین ادب ہے۔ لہذا اس کا کہنا افضل ہے اس
 کے ترک سے۔

(الْقَلْوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْاِنَامِ)

از مولانا منظور احمد شاہ
 خطیب میاں چنوں (ملتان)

”آپ جب تک اس دنیا میں رہیں
فقراء کی محبت پر زندہ رہیں
اور جب !

اس دنیا سے رختِ سفر باندھیں

تو

فقراء کی محبت کا سایہ لے کر جائیں
جب قبر سے اٹھیں تو ان کی محبت لے کر اٹھیں
اُس وجودِ پاک کی حرمت سے،
جس نے فقر پر فخر کیا۔

اور اسے اختیار فرمایا۔

دولتِ مندی پر ترجیح دے کر

علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰت والتسلیمات انتہا واکملہا“

حضرت مجدد الف ثانی۔ مکتوب امام ربانی، دفتر اول مکتوب ۲۱۰

اڈ بھلائی کی طرف

دینی کاموں کی ترویج و اشاعت نیکی ہے اور صدقہ جاریہ بھی
اس میں

رضائے خدا بھی ہے اور رضائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی!
کیا معلوم

اس بارگاہِ رحیم و کریم میں ہماری یہی نیکی شرفِ قبولیت پا جائے

اس کارِ خیر میں آپ بھی شامل ہوں
پاکیزہ جذبوں کی صداقت اپنی جگہ مسلم
لیکن

اس عالمِ اسباب میں مال کی اہمیت بھی مسلمہ ہے جس کام کو ہم نے
اپنے لئے پسند کیا ہے وہی آپ کے لئے بھی پسند کرتے ہوئے آپ کو

بھلائی کی طرف دعوت دے رہے ہیں۔
بھلائی کی طرف آئیے

یہی رضائے الہی کی گنجی اور رضائے الہی کا راستہ ہے
جلد ارابین مجلس امام اعظم لاہور

گزارش

- ۱۔ فرائض و واجبات کی ادائیگی کو ہر کام پر اولیت دیجئے۔ اسی طرح حرام اور مکروہ کاموں اور بدعات سے اجتناب کیجئے کہ اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔
- ۲۔ فریضہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ تمام ترک و ششش سے ادا کیجئے کہ کوئی ریاضت اور مجاہدہ ان فرائض کی ادائیگی کے برابر نہیں ہے۔
- ۳۔ خوش اخلاقی، حسن معاطہ اور وعدہ و فانی کو اپنا شعار بنائیے۔
- ۴۔ قرض ہر صورت میں ادا کیجئے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ لیکن قرض معاف نہیں کیا جاتا۔
- ۵۔ قرآن پاک کی تلاوت کیجئے اور اس کے مطالب سمجھنے کے لئے کلام کا بہترین ترجمہ "کنز الایمان" از امام احمد رضا بریلوی پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔
- ۶۔ دین متین کی صحیح شناسائی کے لئے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علماء اہل سنت کی تصانیف کا مطالعہ کیجئے۔ جو حضرات خود نہ پڑھ سکیں وہ اپنے پڑھے لکھے بھائی سے درخواست کریں کہ وہ پڑھ کر سنائے۔
- ۷۔ فاتحہ، عرس، میلاد شریف اور گیارہویں شریف کی تقریبات میں کھانے، شیرینی اور پھلوں کے علاوہ علماء اہل سنت کی تصانیف بھی تقسیم کیجئے۔
- ۸۔ ہر شہر اور ہر محلہ میں لائبریری قائم کیجئے۔ اور اس میں علماء اہل سنت کا لٹریچر ذخیرہ کیجئے کہ تبلیغ دین کا اہم ترین ذریعہ ہے۔
- ۹۔ ہر شہر میں سنی لٹریچر فرام کرنے کے لئے کتب خانہ قائم کیجئے یہ تبلیغ بھی ہے اور بہترین تجارت بھی۔
- ۱۰۔ مرکزی مجلس امام اعظم لاہور کی رکنیت قبول کیجئے۔ رکنیت فارم مجلس دفتر طلب کیجئے۔

مرکزی مجلس امام اعظم لاہور

گزارش

- ۱۔ فرائض و واجبات کی ادائیگی کو ہر کام پر اولیت دیجئے۔ اسی طرح حرام اور مکروہ کاموں اور بدعات سے اجتناب کیجئے کہ اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔
- ۲۔ فریضہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ تمام ترک و ششش سے ادا کیجئے کہ کوئی ریاضت اور مجاہدہ ان فرائض کی ادائیگی کے برابر نہیں ہے۔
- ۳۔ خوش اخلاقی، حسن معاظہ اور وعدہ و فانی کو اپنا شعار بنائیے۔
- ۴۔ قرض ہر صورت میں ادا کیجئے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ لیکن قرض معاف نہیں کیا جاتا۔
- ۵۔ قرآن پاک کی تلاوت کیجئے اور اس کے مطالب سمجھنے کے لئے کلام کا بہترین ترجمہ "کنز الایمان" از امام احمد رضا بریلوی پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔
- ۶۔ دین متین کی صحیح شناسائی کے لئے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علماء اہل سنت کی تصانیف کا مطالعہ کیجئے۔ جو حضرات خود نہ پڑھ سکیں وہ اپنے پڑھے لکھے بھائی سے درخواست کریں کہ وہ پڑھ کر سنائے۔
- ۷۔ فاتحہ، عرس، میلاد شریف اور گیارہویں شریف کی تقریبات میں کھانے، شیرینی اور پھلوں کے علاوہ علماء اہل سنت کی تصانیف بھی تقسیم کیجئے۔
- ۸۔ ہر شہر اور ہر محلہ میں لائبریری قائم کیجئے۔ اور اس میں علماء اہل سنت کا لٹریچر ذخیرہ کیجئے کہ تبلیغ دین کا اہم ترین ذریعہ ہے۔
- ۹۔ ہر شہر میں سنی لٹریچر فرام کرنے کے لئے کتب خانہ قائم کیجئے یہ تبلیغ بھی ہے اور بہترین تجارت بھی۔
- ۱۰۔ مرکزی مجلس امام اعظم لاہور کی رکنیت قبول کیجئے۔ رکنیت فارم مجلس دفتر طلب کیجئے۔

مرکزی مجلس امام اعظم لاہور